عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
انٹرنیشنل

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT
AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE
جلد نمبر ۸ | شمارہ نمبر ۲

جڑانوالہ میں قادیانی شرارت

ایک مسلم نوجوان نے جلتے ہوئے قرآن پاک پر اپنے آپ کو گرا لیا

اور اسے آگ سے بچا لیا

خصوصی رپورٹ

حاسد اور بغض پرور
کبھی خوش
نہیں رہ سکتا

صلیب از روئے قرآن پاک و بائیبل

بے پردگی
اور
فیشن پرستی

پی پی پی کی قیادت سے عوام پوچھتے ہیں، قادیانیوں کو کس صلہ میں نوازا جا رہا ہے؟

بزم ختم نبوت

وزیراعظم کے نام خط

حاجی نیاز محمد نصیر ناظم اعلیٰ ختم نبوت کوئٹہ

یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ آپ نے مشہور قادیانی نسیم احمد کو اقوام متحدہ میں پاکستان کا مستقل مندوب مقرر کر دیا ہے۔ نسیم احمد قادیانی پر وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو نے احسان عظیم کیا تھا۔ یہ ڈان اخبار کے معمولی نامہ نگار تھے کہ انہیں پاکستان کا سیکرٹری اطلاعات و نشریات مقرر کیا اور پانچ سال کا کنٹریکٹ کیا۔ مارشل لا لگنے کے بعد یہ بدستور اپنے فرائض انجام دیتے رہے اور باقی عرصے کے واجبات لے کر ملازمت چھوڑی حالانکہ اصولی طور پر انہیں استعفا پہلے دینا چاہیئے تھا۔ اس کے بعد لندن چلے گئے جہاں پر عیش و عشرت کی زندگی گزارتے رہے۔ پیپلز پارٹی کے کٹھن وقت میں کوئی ساتھ نہیں دیا۔ اب پیپلز پارٹی کی حکومت آنے پر دوبارہ پاکستان آ گئے ہیں اور نامعلوم وجوہات کی بنا پر انہیں اقوام متحدہ میں مندوب مقرر کر دیا گیا ہے۔

حالانکہ یہ بات طے شدہ ہے کہ قادیانی حکومت سے زیادہ اپنی جماعت کے وفادار ہیں کیونکہ پہلے وزیر خارجہ سر ظفراللہ قادیانی نے جب اقوام متحدہ میں فلسطین کا مسئلہ پیش کیا اور اس پر عرب ممالک کے سفیروں نے پاکستان کی حکومت کا شکریہ ادا کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ شکریہ کا تار امیر جماعت احمدیہ کو ربوہ بھیجیں۔ یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے

دوسری اہم بات یہ ہے کہ ستمبر ۱۹۵۴ء میں منیلا میں ایک کانفرنس کے لئے وزیر خارجہ ظفراللہ قادیانی کو محض ابزرور کے طور پر بھیجا گیا۔ انہیں کسی معاہدے پر دستخط کرنے یا شمولیت کی اجازت نہیں تھی لیکن انہوں نے سیٹو کے معاہدے پر دستخط کر دیئے اس طرح پاکستان کو غیر نافع بین الاقوامی معاہدے میں ٹھونس کر مشکلات پیدا کی گئیں اس لئے نسیم احمد قادیانی پر یہ اعتماد رکھنا کہ وہ حکومت کی نمائندگی کرے گا غلط ہے۔ وہ اپنی جماعت کی نمائندگی کرے گا۔ لہذا آپ اس شخص کی تقرری منسوخ کر کے ملت اسلامیہ کی خدمت کریں اور حکومت کو بھی بچائیں

امید ہے آپ اس مسئلے پر توجہ دیں گی

یہ تو دیوانہ پن ہے

محمد رفیع طارق روڈ کراچی

ختم نبوت کی حفاظت اور ردِ فتنہ قادیانیت کیلئے رسالہ اور آپ کی عالمی مجلس کی کاوشیں قابلِ تحسین ہیں۔ گذشتہ دنوں چند جرائد بشمول مجلہ ختم نبوت میں مرزا غلام قادیانی کی ہرزہ سرائیاں (مجھے حیض آتا ہے۔ اللہ پاک مجھ سے رجولیت کا اظہار کرتے ہیں وغیرہ) پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ حیرت ہوئی کہ ایسے دیوانہ پن کی باتیں بکنے والے کو کون ذی ہوش بچہ یا بڑا نبی تو کیا ایک بدترین لفنگے پاگل سے زیادہ کا کیا درجہ دے سکتا ہے۔ فہم میں یہی بات آئی کہ اس شخص کی بکواسوں سے عام قادیانی اسی طرح لاعلم ہیں جیسے ہم مسلمان اپنے دین سے عدم دلچسپی کی بنا پر بے بہرہ ہیں۔

میں سمجھتا ہوں ہم مسلمانوں کو بالخصوص تحریک ختم نبوت سے متعلق جماعتوں کو اپنی جملہ کاوشیں اور ذرائع ابلاغ کو مرزا اور اس کے ناشرین کی تحریروں بیانات فتوے اور ان کی زندگی کے دیگر قبیح حصوں سے لوگوں بشمول قادیانیوں کے آگاہ کرنے میں صرف کرنی چاہئیں (بمعہ اسناد اور حوالہ جات) اتنی ہی اہمیت کا معاملہ قادیانیوں کو فوجی اور سرکاری شہری عہدوں سے ہٹائے جانے کا ہے۔ ذرائع ابلاغ سے لوگوں کو اہم عہدوں پر فائز قادیانیوں کے ناموں سے آگاہ کریں انہیں ترغیب دیں کہ وہ حکومت کو خطوط لکھیں اور ایسا مسلسل کرتے رہیں ان کو ملازمت سے علیحدہ کرنے کا مطالبہ کریں۔

اپنی مثال آپ

محمد رفیق ڈونگہ بونگہ

خدا تعالیٰ تمام ساتھیوں کو جو اس ادارہ ختم نبوت میں کام کر رہے ہیں ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور اس سے بھی زیادہ دین کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے ہمارے سکول میں ہر ہفتہ پانچ رسالے ختم نبوت آتے ہیں ان میں کچھ طالب علم بھی فائدہ اٹھاتے ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان اپنی مثال آپ ہے ہمارے استاد راؤ واجد علی صاحب، مولوی مشتاق احمد صاحب مولانا فضل الرحمن، اللہ یار ثاقب اور محمد رفیق یہ باقاعدہ ہفت روزہ ختم نبوت کے خریدار ہیں۔

مرزا قادیانی کون ہوا؟

خورشید احمد بابر، راولپنڈی

مرزا قادیانی نے کہا کہ جو مجھ پر ایمان نہیں لائے وہ کنجریوں کی اولاد ہیں۔ اور مرزا قادیانی کا اپنا بڑا لڑکا فضل احمد مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لایا تھا۔ اور مرزا کی زندگی میں مر گیا اور مرزا نے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھا۔ تو مرزائی جواب دیں مرزا قادیانی کا لڑکا کیا تھا۔ اور خود مرزا کون ہوا؟۔

ننگی تلوار

محمد نذیر خان ملہمک سٹی

رسالہ مجھے ہر ہفتے ملتا ہے۔ اور میں یہ رسالہ اپنے تمام کلاس فیلوز کو پڑھنے کی تاکید کرتا ہوں انشاء اللہ یہ رسالہ دن بدن ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ اور یہ رسالہ قادیانیوں کے لئے ننگی تلوار ہے۔

روشنی کا مینارہ

سعیدہ، مانسہرہ،

ختم نبوت کا شمارہ چچا کے گھر پڑھنے کا اتفاق ہوا پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اس کے بعد سے باقاعدگی سے ختم نبوت کا مطالعہ کرتی ہوں۔ آپ نے ختم نبوت کے ذریعے قادیانیت کی حقیقت کو واضح کیا ہے۔ یہ رسالہ ظلمت کے اندھیروں میں روشنی کا ایک مینار ہے۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی کہتے ہیں۔ خدا انہیں دنیا اور آخرت میں ذلیل کرے۔ (آمین)

رسالہ نے میری بہت مدد کی

غلام مصطفےٰ بنگلانی، کوٹ ادو

بندہ گورنمنٹ کالج کوٹ ادو کا سیکنڈ ایئر کا اسٹوڈنٹ ہے۔ اسے فطری طور پر اسلامی کتب پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ میں نے کالج کی لائبریری کی اسلامی کتب کا خوب مطالعہ کیا ہے۔ ایک دن ایک لڑکے کے پاس رسالہ ختم نبوت دیکھا۔ اس سے پڑھنے کے لئے لیا اور مطالعہ کیا تو متحیر ہو گیا۔ اور خریدنے کا

باقی صفحہ ۲ پر

ختم نبوت

ہفت روزہ

AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE KHATME NUBUWWAT

اشاعت: ۴ تا ۱۰ ذیقعدہ ۱۴۰۹ھ
مطابق ۹ تا ۱۵ جون ۱۹۸۹ء شمسی
جلد نمبر 8 شمارہ نمبر ۲

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

اِس شمارے میں

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
۱	پی پی پی کی قیادت سے عوام پوچھتے ہیں، قادیانیوں کو کس صلہ میں نوازا جا رہا ہے؟	۵
۲	کسرِ صلیب از روئے قرآن پاک و بائیبل	۷
۳	دھوبی۔ حاسد اور بغض پرور کبھی خوش نہیں رہ سکتا۔ (خواتین کے لیے)	۹
۴	محمد عمر شہیدؒ ۔ شیر دل نو مسلم نوجوان	۱۰
۵	بے پردگی اور فیشن پرستی	۱۱
۶	جڑانوالہ میں قادیانی شرارت ۔ حقیقت کے آئینے میں	۱۴
۷	ژوب کے مجاہد ختم نبوت ۔ حضرت حاجی صوفی محمد علی (مرحوم)	۱۶
۸	ایک کھلا خط ۔ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے نام	۱۷

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ ۷۴۴۰۰
فون نمبر ۷۷۱۱۹۶۱

LONDON OFFICE
35 Stock Well Green
London
SW9 9HZ UK
Tel: 01-737-8199

چندہ

سالانہ ۔۔۔ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۔۔۔ ۷۵ روپے
سہ ماہی ۔۔۔ ۳۵ روپے
فی پرچہ ۔۔۔ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک/ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بینک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۲۶۳
کراچی پاکستان

سرپرستان

- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ۔۔۔ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ۔۔۔ برما
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔۔۔ پاکستان
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ۔۔۔ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ۔۔۔ بنگلہ دیش
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ۔۔۔ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ۔۔۔ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ۔۔۔ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب ۔۔۔ فرانس

برما ۔۔۔ محمود یوسف

نارتھ امریکہ

- ٹورنٹو ۔۔۔ حافظ سعید احمد
- ویسٹ پیگ ۔۔۔ میاں محمد
- مونٹریال ۔۔۔ آفتاب احمد
- واشنگٹن ۔۔۔ کرامت اللہ
- شکاگو ۔۔۔ محمد عبدالغنی
- لاس اینجلس ۔۔۔ نزل سید
- وینکوور ۔۔۔ جمال عبدالستار
- ایڈمنٹن ۔۔۔ عامر رشید

بیرون ملک نمائندے

- قطر ۔۔۔ قاری محمد اسماعیل رشیدی
- امریکہ ۔۔۔ چوہدری محمد شریف گوندل
- دوبئی ۔۔۔ قاری محمد اسماعیل
- ابوظہبی ۔۔۔ قاری وصیف الرحمٰن
- بارینڈ س ۔۔۔ اسماعیل قاضی
- سورینام ۔۔۔ لے ریکو انصاری
- برطانیہ ۔۔۔ محمد اقبال
- اسپین ۔۔۔ راجہ حبیب الرحمٰن
- ڈنمارک ۔۔۔ محمد ادریس
- ناروے ۔۔۔ میاں اشرف جاوید
- افریقہ ۔۔۔ محمد ہیرا فریقی
- ماریشس ۔۔۔ محمد اخلاص احمد
- ٹرینیڈاڈ ۔۔۔ اسماعیل نائڈا
- ری یونین فرانس ۔۔۔ عبدالرشید بزرگ
- بنگلہ دیش ۔۔۔ محی الدین خان
- مغربی جرمنی ۔۔۔ خلیق الرحمٰن

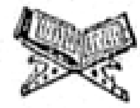

القرآن

واذن فی الناس بالحج .... فج عمیق

اور لوگوں میں حج کے فرض ہونے کا اعلان کر دو۔ لوگ تمہارے پاس حج کو چلے آویں گے۔ پیادہ بھی، اور دبلی اونٹنیوں پر بھی جو کہ دور دراز راستوں سے پہنچیں گے۔ (حج)

الحدیث

جس نے خانہ کعبہ کا حج کیا۔ اور حج کے دوران نہ اس نے فحش بات کی۔ اور نہ گناہ کیا ہے۔ تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو گیا۔ جیسے وہ اس دن تھا۔ جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

(بخاری شریف)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوپی مُبارک

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔
- وطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سر سے چپٹی ہوئی ٹوپی اوڑھا کرتے تھے۔
- آپؐ کے سفر کی ٹوپی اُٹھی ہوئی باڑ وار ہوتی تھی جس کو کبھی نماز پڑھتے وقت اپنے سامنے رکھ لیا کرتے گویا اس سے سُترہ کا کام لیتے۔
- آپؐ نے سوزنی نما بنے ہوئے کپڑے کی گاڑھی ٹوپی بھی اوڑھی ہے۔
- آپؐ عمامہ کے نیچے ٹوپی ضرور اوڑھا کرتے تھے۔

۱۹۸۹ء ختم نبوت کا سال

پی پی پی کی قیادت سے عوام پوچھتے ہیں

قادیانیوں کو کس صلہ میں نوازا جا رہا ہے؟

اہل وطن جانتے ہیں کہ ۱۹۷۴ء کے آئینی فیصلے کے بعد قادیانی مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے بدترین دشمن بن گئے تھے۔ چنانچہ

(۱) مسٹر بھٹو کو تختہ دار تک پہنچانے میں سب سے بڑا ہاتھ مسعود محمود قادیانی کا تھا جس نے وعدہ معاف گواہ بن کر مسٹر بھٹو کے خلاف شہادت دی۔ جس کے نتیجہ میں مسٹر بھٹو کو سزائے موت ہوئی۔ اس طرح قادیانیوں نے مسٹر بھٹو سے ۱۹۷۴ء کے فیصلہ کا انتقام لیا۔

(۲) مسٹر بھٹو کو تختہ دار پر لٹکایا گیا تو قادیانیوں نے جشن مسرت منایا۔ مسٹر بھٹو کی موت پر یہ فقرہ چسپاں کیا۔ ”کلب یموت علی کلب“ یعنی کتا کتے کی موت مرے گا۔

انٹرویو چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی مندرجہ آتش فشاں لاہور۔ یکم مئی ۱۹۸۳ء

(۳) سندھ میں پی پی پی کی حکومت کو ناکام کرنے کیلئے قادیانی فسادات کرا رہے ہیں۔ لیکن مقام تعجب ہے کہ پی پی پی کی حکومت اس جماعت کو نواز رہی ہے۔ جس نے پی پی پی کے بانی مسٹر بھٹو کی وفات پر کتا کتے کی موت مرے گا کا معقول فقرہ استعمال کرکے اپنی بدباطنی کا ثبوت فراہم کیا تھا۔ قادیانی پی پی پی کی قیادت کو دھوکہ دے کر جس طرح مفادات حاصل کر رہے ہیں۔ ذیل میں ہم اس کی چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔ ورنہ تو اس قسم کی بیسیوں مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

(۱) پی پی پی کی حکومت آنے پر ربوہ میں جشن مسرت منایا گیا۔

(۲) اس کے صلے میں ساتھ ہی اپنے سالانہ جلسہ کا جو گذشتہ کئی سالوں سے بند تھا۔ اس کے دوبارہ منعقد کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں گئیں۔ (لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بھرپور کوششوں سے ان کا یہ جلسہ نہ ہو سکا)

(۳) ساہیوال اور سکھر کے قادیانی قاتلوں جو عدالتوں سے فیصلہ پر سزائے موت کے منتظر تھے۔ وزیر اعظم بنتے ہی محترمہ بے نظیر بھٹو نے ان کی سزائے موت منسوخ کر کے اسے عمر قید میں تبدیل کر دیا۔

(۴) کسی صوبہ کا چیف سیکرٹری صوبہ کا بادشاہ کہلاتا ہے۔ پی پی پی نے صوبہ سندھ کا بادشاہ کنور ادریس قادیانی کو بنا کر سندھ کی گردن پر مسلط کر دیا۔ بارہا اس کے تبادلہ کا اعلان ہوا۔ مگر حکومت نے کہا کچھ اور کیا کچھ منافقانہ پالیسی پر عمل کیا۔ حکومت کی اس سے بڑی کذب بیانی کیا ہوگی۔ کہ اس کے تبادلہ کا اعلان کے باوجود زیر سطور تحریر کے وقت (۲۴ مئی ۱۹۸۹ء) بھی وہ قادیانی سندھ کا چیف سیکرٹری ہے۔ دنیا میں حکومتی سطح پر اس دھوکہ و کذب بیانی کی مثال نہیں ملتی۔

(۵) پی پی پی کی قیادت نے مسٹر نسیم احمد قادیانی کو اقوام متحدہ میں پاکستان کی مستقل نمائندگی بخشی ہے۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے ساڑھے سات کروڑ مسلمانوں کا یہ نمائندہ وزیر اعظم کی معیت میں مجوزہ دورہ پر امریکہ بھی جا رہا ہے۔

(۶) ایک قادیانی کافر ایڈووکیٹ کو اسلام کی نمائندگی کے لئے وفاقی شرعی عدالت میں بطور اسٹینڈنگ کونسل مقرر کر دیا گیا ہے۔

(۷) شیخوپورہ کے ایک قادیانی ایڈووکیٹ کو ڈپٹی اٹارنی وفاقی شرعی عدالت جانے کیلئے جنت و پڑ ہو رہی ہے۔

(۸) پی پی پی کی قیادت نے گوجرانوالہ میں پیپلز ورکس پروگرام کا ڈائریکٹر ایک متعصب اور سر سے پھوٹے قادیانی کو مقرر کیا۔ جس کے ذریعہ سے علاقہ کے لوگوں کو مرتد بنانے کی کھلی چھٹی دے دی گئی۔

(۹) قادیانیوں نے پورے ملک میں صد سالہ جشن منانے کا منصوبہ بنایا۔ پنجاب گورنمنٹ نے اس جشن پر پابندی عائد کر دی۔ اس لئے پنجاب میں قادیانی جشن نہیں منایا جا سکا لیکن جن صوبوں میں پی پی پی کی حکومت تھی۔ خصوصاً پی پی پی کے صوبہ سندھ میں قادیانیوں نے زور شور سے جشن منایا۔ سندھ کے اعلیٰ حکام خصوصاً قادیانی چیف سیکرٹری نے ان سے بھرپور تعاون کیا۔

(۱۰) آٹھویں ترمیم کی منسوخی کے شوشے سے امتناع قادیانیت آرڈیننس کو عملاً معطل کر دیا گیا ہے

(۱۱) یہی وجہ ہے کہ اندرون سندھ قادیانی "امتناع قادیانیت آرڈیننس کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرکے اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کر رہے ہیں" پی پی پی کے حکام کو اس طرف بار بار توجہ دلائی گئی۔ لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی گویا قادیانیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔

(۱۲) پی پی پی کی قیادت جو قادیانی سانپوں کو دودھ پلا رہی ہے۔ اس کی وجہ سے قادیانی کتنے جری ہو گئے ہیں۔ اس کا اندازہ ذیل کے واقعات سے ہو سکتا ہے۔

(۱) چک نمبر ۵۹۳/گ ب۔ جڑانوالہ پنجاب میں قادیانیوں نے قرآن مجید کو نذر آتش کر دیا۔ اور فائرنگ کرکے دو مسلمانوں کو زخمی کر دیا۔

(۲) چک ۹۸/شمالی سرگودھا میں قادیانیوں (جن میں ایک ایس۔ ایس۔ پی۔ قادیانی بھی شامل ہے) نے فائرنگ کرکے دو مسلمانوں کو زخمی کر دیا۔ اصل ملزم تاحال گرفتار نہیں کیا گیا۔

(۳) سانگھڑ میں قادیانیوں کے گھر کے سامنے گڑھے سے قرآن شریف کا نسخہ برآمد ہوا۔ قادیانی موقعہ پا کر فرار ہو گیا۔

(۴) حیدرآباد کی کالونی لطیف جس کا ڈائریکٹر قادیانی ہے۔ اس کے ساتھ ملحقہ مسجد میں قرآن پاک کے ۱۵ نسخوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔

(۵) قادیانی کھلم کھلا اعلان کرتے پھر رہے ہیں کہ موجودہ حکومت کا ہم سے وعدہ ہے کہ مرزا طاہر پاکستان واپس ضرور آئے گا۔ اور امتناع قادیانیت آرڈیننس منسوخ ہو جائے گا۔

ان حالات میں

پاکستان کے عوام پی پی پی کی قیادت سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ قادیانیوں کو کس خدمت کے صلہ میں نوازا جا رہا ہے۔ کیا اس لئے کہ قادیانیوں نے مسٹر بھٹو کی وفات پر اپنی بد فطرتی کا مظاہرہ کر کے جشن مسرت منایا تھا اور ان کی وفات کو اپنی سچائی کی دلیل قرار دیا تھا۔

ہم

پی پی پی کی قیادت سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ قادیانی جارحیت کا فوری سدباب کرے۔ اور متذکرہ امور کی عملی تلافی کرے۔ کہیں اس قسم کے سنگین واقعات قادیانیوں کے خلاف کسی نئی تحریک کا پیش خیمہ نہ بن جائیں۔۔

مسلمان سپاہی کا کردار

اعجاز احمد شیخ ــــ خیرپور میرس

ایک روز کا واقعہ ہے کہ ایک ہندوستانی سپاہی کو سزا کے طور پر پیٹھ پر اینٹوں سے بھرا ہوا پٹھو بندھا کر تپتی اور جلاتی دھوپ میں دوڑایا جا رہا تھا اس کے چلنے کی رفتار میں تھوڑی سی کمی آنے پر پیچھے سے سکھ سنتری اسے کوڑے مارتا کہ وہ پوری رفتار سے دوڑے انگریز میجر میسی اپنے دفتر میں بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا جب گھڑی نے تین بجائے تو سکھ سنتری نے سپاہی کو آدھ گھنٹہ آرام کرنے کے لئے وقفہ دیا ہندوستانی سپاہی جو پسینہ میں شرابور تھا تیزی سے پانی کی طرف دوڑا لیکن پانی پیا نہیں بلکہ وضو کیا اور آگ کی طرح جلتی ہوئی زمین پر مغرب کی طرف منہ کرکے نماز میں مصروف ہو گیا نماز سے فارغ ہو کر اس نے ابھی دعا کے لئے ہاتھ اوپر اٹھائے ہی تھے کہ سکھ سنتری موت کے فرشتہ کی طرح آن پہنچا اور پہلے کی طرح اسے میدان میں دوڑانا شروع کر دیا۔

میجر میسی بہت حیران ہوا اور اپنے دفتر سے اٹھ کر انڈین لونٹ کے دفتر پہنچا وہاں اس نے اپنے ہم عہدہ میجر سے دریافت کیا کہ سامنے گراؤنڈ میں اس کے لونٹ کے ایک سپاہی کو سزا دی جا رہی ہے اس کی جوانمردی اور بلند ہمتی قابل صد آفرین ہے کہ اس شدت کی گرمی میں بھی اس نے ایک گھونٹ پانی نہ پیا میجر میسی نے اس کی سفارش کی کہ اب اس کی سزا ختم کر دی جائے اور اسے یہاں بلوایا جائے کیوں کہ وہ اس سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہے سپاہی کو بلوایا گیا میجر میسی نے اس سے پوچھا تم نے کون سا قصور کیا ہے جس کی سزا بھگت رہے ہو سپاہی نے بتایا کہ وہ صبح کی پریڈ میں تاخیر سے پہنچا تھا دوسرا سوال میجر میسی نے یہ پوچھا اس قیامت خیز گرمی میں اسے پیاس کی شدت محسوس کیوں نہ ہوئی سپاہی نے جواب دیا میں نے پیاس کی شدت اس لئے برداشت کر لی میں مسلمان ہوں یہ رمضان کا مہینہ ہے اور میں روزہ سے ہوں میجر نے کہا کہ اگر تو ایک دو گھونٹ پی لیتا تو تجھے کون دیکھ سکتا تھا سپاہی نے جواب دیا جس نے پیدا کیا ہے وہ دیکھ رہا ہے اس کی حکم عدولی کیسے کر سکتا ہوں مسلمان کے لئے جان دینا کوئی بڑی بات نہیں مگر اللہ کے احکام کی خلاف ورزی نہیں کی جا سکتی میجر میسی نے کہا تمہیں جو وقفہ دیا گیا تھا کچھ آرام کر لیتا اور تازہ دم ہو جاتا سپاہی نے کہا مسلمان کے لئے بڑا رکن نماز ہے اور نماز وقت پر ادا کرنی چاہیے اگر میں آرام کرتا تو نماز قضا ہو جاتی اور خدا ناراض ہوتا۔

میجر میسی پر اس مسلمان سپاہی کے ایمان افروز کردار کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ وہ بہت دیر تک سوچوں میں غرق رہ گیا تھوڑی دیر بعد دفتر سے اٹھا مسجد پہنچا اور امام مسجد کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

افسوس کہ آج ہمارا کردار قابل رشک نہیں رہا بلکہ قابل افسوس ہے ہمیں اس مسلمان سپاہی کے

باقی صفحہ ۲۷ پر

کسرِ صلیب از روئے قرآن پاک و بائبل

واذ کففت بنی اسرائیل عنک ـــــــ القرآن

تم مجھے ڈھونڈو گے، اور نہ پاؤ گے، اور جہاں میں ہوں تم نہیں آ سکتے ـــــــ یوحنا

اہل اسلام کا نظریہ از روئے قرآن و حدیث یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کے نہایت برگزیدہ اور معزز نبیؑ تھے محض خدا کی قدرت سے بلا باپ پیدا ہوئے صاحب معجزات تھے اللہ نے انکو کفار کے نرغے سے باعزت طور پر نکال کر زندہ آسمان پر اٹھا لیا اب تک وہاں موجود ہیں قرب قیامت دوبارہ نازل ہو کر اپنے متعلق تمام غلط فہمیوں اور شبہات کا ازالہ فرمائیں گے اور دین اسلام کی تائید و نصرت فرما کر لتومنن و لتنصرنہ کا وعدہ پورا فرمائیں گے پھر شادی کریں گے صاحب اولاد ہونگے کچھ مدت بعد طبعی وفات پا کر روضہ رسول کریم ﷺ مدفون ہوں گے ولعیلی علیہ المسلمون۔ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے نیز عیسائیوں کا نظریہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ خدا کی صفت کلام کا مظہر اور ازلی خدا تھے انسان کے موروثی گناہ کے کفارہ کے لیے دنیا میں انسانی جامہ اختیار کیا۔ یہود نے آپکو نہایت ذلت کیساتھ گرفتار کر کے اور ہر طرح کی توہین و تذلیل کر کے مصلوب کر دیا اور بلا جنازہ ہی کسی نے آپکو کفن دیکر ایک قبر میں رکھ دیا تیسرے دن دوبارہ زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے اور قبل از رفع چالیس دن تک مختلف مقامات پر حواریوں کو نظر آتے رہے اور قرب قیامت نازل ہو کر تمام مخلوق کی عدالت کریں گے ان میں انسانی اور خدائی دونوں پہلو کامل طور پر تھے دنیا میں انسانی پہلو میں آئے تمام حوائج بشریہ سے دو چار ہوئے اور خدائی حیثیت سے خدا باپ کے داہنے طرف بیٹھے ہیں۔

ہم تیسری طرف قادیانیوں کا نظریہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انسان تھے نبی تھے کوئی خاص کامیابی حاصل نہ کر سکے آخر کار یہود نے گرفتار کر کے انتہائی ذلت کے ساتھ معاذ اللہ مصلوب کر دیا مگر جلدی ہی آپ کو اتار لیا گیا آپ کے صلیب سے اترنے کے بعد اپنے زخموں کا علاج کیا اور وہاں سے ہجرت فرما کر کشمیر تشریف لے گئے یہاں ۸۷ سال تک زندہ رہے آخر ۱۲۰/۱۲۵ سال کی عمر میں فوت ہو گئے اب مرزا قادیانی آپکی خو بو پر مثیل مسیح بن کر آئے ہیں اس لیے ان پر ایمان لانا فرض ہے قادیانی مسیح کی تمام علامات کو مجازی اور تمثیلی رنگ میں تسلیم کرتے ہیں۔

لہٰذا جمہور اہل اسلام دور رسالت سے لے کر آج تک یعنی جمیع صحابہ کرامؓ .... تبع تابعین کرامؒ مجددین کرامؒ

از: مولانا عبداللطیف مسعودؔ ـ ڈسکہ

محدثین مفسرین علماءؒ۔ متکلمین۔ فقہائے کرام اولیائے عظام اور تمام علمائے حق از روئے قرآن و حدیث حیات عیسیٰؑ کے نظریہ پر متفق ہیں۔ قرآن مجید کی متعدد آیات اور ایک سو سے زائد احادیث و آثار اس پر دلالت کرتے ہیں۔

قادیانی گروہ تمام آیات و احادیث میں کچھ قسم کی تاویلات بیجا کرتے ہیں اور اقوال سلف صالحینؒ کو غلط فہمی پر محمول کر کے ان کو مواخذہ سے معذور قرار دیتے ہیں۔

باقی نصاریٰ کا نظریہ اگرچہ ان کی اناجیل سے کچھ آیات متشابہ کی بنا پر ثابت ہوتا ہے۔

مگر اناجیل کی متضاد آیات سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہو جاتی ہے کہ ان کو یہ نظریہ ہرگز نہیں دیا گیا اسی لیے ابتدائی صدیوں میں کئی مسیحی فرقے صلیب کے قائل نہ تھے نیز انجیل برنباس اور پطرس صلیب کی نفی کرتی ہے۔

اب تمثیل و عدم صلیب کے دلائل مروجہ اناجیل سے ملاحظہ کیجئے۔

(۱) حضرت مسیحؑ کے تبلیغ شروع کرنے پر یہود کی مخالفت روز بروز بڑھتی چلی گئی کئی مرتبہ انہوں نے حضرت پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی مگر آپ تائید الٰہی سے ان کے چنگل سے بچتے رہے حتیٰ کہ انہوں نے باقاعدہ منصوبہ کے تحت آپکو گرفتار کر کے بذریعہ رومی حکومت سولی دینے کا پروگرام بنا لیا چنانچہ قرآن عزیز میں ہے

ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین

ترجمہ: اور یہود نے آپکو گرفتار کر کے سولی پر چڑھانے کا منصوبہ بنایا اور اللہ نے اپنے پاک پیغمبر کو باعزت طور پر زندہ آسمان پر اٹھا لینے کا منصوبہ بنا لیا اور اللہ ہی بہترین منصوبہ بنانے والا ہے کیونکہ وہ ناکام نہیں ہوتا۔

دوسری جگہ بطور احسان کے جتایا کہ اے میرے رسول وہ وقت بھی یاد کرو جبکہ میں نے یہود کو آپ سے پیچھے ہی روک دیا آپ تک پہنچنے ہی نہیں دیا۔

واذ کففت بنی اسرائیل عنک

تیسری جگہ فرمایا کان وجیھا فی الدنیا والآخرۃ یعنی وہ دنیا میں بھی معزز و مکرم تھے اور آخرت میں بھی مقام عز و شرف پر فائز ہوں گے۔

اگر مرزائی اور مسیحی نظریہ تسلیم کر لیا جائے تو تمثیل و صلیب پیش آمدہ حالات و واقعات اس تفہیم و تکریم کے بالکل خلاف جاتے ہیں کہ معاذ اللہ آپکو انتہائی بے حرمتی

کے ساتھ گرفتار کرکے طمانچے مارتے ہوئے تھوکتے ہوئے حتیٰ کہ منہ پر..... اور مختلف قسم کی پھبتیاں اور خرافات بکتے ہوئے صلیب پر چڑھا دیا۔

عدم صلیب اناجیل مروجہ ملاحظہ فرمایئے

الف۔ سرداروں کاہنوں اور فقیہوں نے یہ سن کر اس کو ہلاک کرنے کا موقعہ ڈھونڈنے لگے کیونکہ وہ اس سے ڈرتے تھے۔ مرقس ۱۱/۱۸ لوقا ۱۹/۴۷ متی ۲۶/۴ - مرقس ۱۴/۱

ب۔ ایک تمثیل بیان کرنے پر یہود کی کوشش گرفتاری نا کام رہی۔ دیکھئے مرقس ۱۲/۱۲، ۳/۶۔ ۱/۱۴ متی ۲۱/۴۶ لوقا ۱۹/۲۰ متی ۲۶/۴۔

یوحنا ۱۰/۳۹ انہوں نے پھر اس کے پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ ان کے ہاتھ سے نکل گیا۔

الف۔ فرمان مسیحؑ کہ جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آ سکتے یوحنا ۸/۲۱ - ۷/۲۱ - ۱۳/۳۳ قریب یہودیوں کو کیسے پکڑ سکتے تھے

ب۔ سرداروں کاہنوں نے اس کے پکڑنے کو پیادے بھیجے تو مسیحؑ نے کہا میں تھوڑے دنوں تمہارے پاس ہوں پھر اپنے بھیجنے والے کے پاس چلا جاؤں گا تم مجھے ڈھونڈو گے مگر نہ پاؤ گے اور جہاں میں ہوں تم نہیں آ سکتے یوحنا ۷/۳۲-۳۴

ج۔ شاگردوں کو بھی فرمایا: اے بچو! میں اور تھوڑی دیر تمہارے ساتھ ہوں تم مجھے ڈھونڈو گے اور جیسا کہ میں نے یہودیوں سے کہا کہ جہاں میں جاتا ہوں تم نہیں آ سکتے ویسا ہی اب تم سے بھی کہتا ہوں یوحنا ۱۳/۳۳ ملاحظہ فرمایئے کتنی وضاحت سے صلیب کی نفی ہو رہی ہے

وکفففت بنی اسرائیل عنک کی کیسی تصدیق ہے۔

۳۔ مسیحؑ کی دربارہ صلیب عاجزانہ دعا و فریاد اور تھوڑا آگے بڑھا اور زمین پر گر کر دعا مانگنے لگا کہ اگر ہو سکے تو یہ گھڑی مجھ پر سے ٹل جائے اور کہا اے ابا اے باپ تجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے اس پیالے کو مجھ سے ہٹا لے مرقس ۱۴/۳۵ متی ۲۶/۳۹۔

لو ۔ نبی اور محبوب پیغمبر اور بقول اناجیل خدا کا اکلوتا بیٹا، نہایت عاجزی سے دعا کرے باپ سے تو قبول کیوں نہ ہو گی جب عام لوگوں کی دعا قبول ہو جاتی ہے تو اپنے بندے کی دعا کیوں نہ قبول کرے گا خود سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ نبی کی دعا بالیقین کرم ہوتی کی دعا قبول ہوتی ہے۔

ب۔ مسیحؑ کا ارشاد ہے کہ مانگو تمہیں دیا جائے گا تم میں سے کون ایسا ہے کہ اگر اس کا بیٹا اس سے روٹی مانگے تو وہ اسے پتھر دے اور اگر وہ مچھلی مانگے تو وہ اسے سانپ دے پس جب تم برے ہو کر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دیتے ہو تو تمہارا باپ جو آسمان پر ہے اپنے مانگنے والوں کو اچھی چیز کیوں نہ دے گا متی ۷/۷ تو جب مسیح اس مصیبت سے نجات مانگی تو ان شاء اللہ ضرور نجات مل ہوگی۔

جب مسیح جو خدا کا محبوب بیٹا تھا اس نے گڑگڑا کر خون کے آنسو بہا کر پیالے کے ٹلنے کی درخواست کی وہ کیوں ٹالا گیا چنانچہ بقول پولوس یہ دعا سنی گئی ملاحظہ ہو عبرانیوں ۵/۷ کہ اس نے آنسو بہا بہا کر اسی سے التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب اس کی سنی گئی

بقول شما مسیحؑ تو با اختیار اور معاذ اللہ ازلی اور حقیقی خدا تھے وہ اتنی عاجزی اور درماندگی کا کیوں اظہار کر رہے ہیں؟ پھر اس اختیار اور خدائی کا کیا فائدہ ہو خدا تو عاجز ہرگز نہیں ہو سکتا معلوم ہوا کہ یہود آپ کو ہرگز گرفتار نہ کر سکے اور نہ ہی مرحلہ صلیب آپکو پیش آیا۔

۴۔ بقول اناجیل اگر ایسا ہونا ضرور تھا تو پھر اسکو ہونے دیتے کیونکہ اسی لیے اس کو دنیا میں بھیجا گیا تھا کہ دکھ اٹھا کر صلیب پر جان دیکر تمام جہان کی خلاصی کا سامان کریں اتنے عظیم اور اہم عالمگیر فائدہ کے پیش نظر آپکو بخوشی مصلوب ہو جانا چاہیے تھا آنسو بہانا رونا چلانا گڑگڑانا ہرگز مناسب نہ تھا ایک عظیم مقصد کے لیے تو انسان ہر قسم کی تکلیف بخوشی قبول کرتا ہے کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ آپ کے بعد جو حواری شہید کئے گئے انہوں نے بھی ایسا ہی واویلا کیا ہو ہرگز نہیں ہرگز نہیں کرتا تھا

اس عظیم مقصد تھا تو پھر یہود کو کیوں بد دعائیں دیں ملاحظہ ہو فرمایا اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اچھا ہوتا متی ۲۶/۲۴ مرقس ۱۴/۲۱ لوقا ۲۲/۲۲ یوحنا ۱۳/۱۸ یہوداہ میں شیطان سما گیا لوقا ۲۲/۳ یہوداہ کی مذمت یوحنا ۱۳/۱۱، ۱۳/۱۹، ۱۳/۱۹ معلوم ہوا کہ نہ صلیب ہوتی اور نہ ہی اس کا یہ مطلب تھا کہ مسیح کی صلیب تمام جہان کے گناہوں کا کفارہ ہے کیونکہ بقول مسیح نہ تو یہوداہ کو گرفتار کر سکے نہ کوئی اذیت دے سکے بلکہ اللہ نے انکی دعا کو قبول فرمایا اور فرشتوں کے ذریعہ بالکل محفوظ کر کے آسمان پر اٹھا لیا اور ان کی جگہ وارد کر دی گئی انجان یہودی کسی اور کو پکڑ کر مصلوب کر بیٹھے چنانچہ اعمال ۲/۱ میں بحوالہ زبور لکھا ہے کہ اس کا عہدہ دوسرا لے لے اور خود مسیح نے فرمایا کہ ہلاکت کے فرزند کے سوا کوئی ہلاک نہ ہو یوحنا ۱۷/۱۲

۵۔ بعد از صلیب جی اٹھنے کا نظریہ عیسائیت کا بنیادی نظریہ ہے گویا مسیحیت کی بنیاد اسی نظریہ پر قائم ہے، چنانچہ ایم جے۔ راس ٹلوبی اے بی ڈی راما ئیتم پنلوس ڈسٹرکٹ اپنی تفسیر متی ص۱۹۹ پر لکھتے ہیں کہ اگر مسیح مردوں میں سے جی نہ اٹھتا تو کیا ہوتا تو پھر مسیحی کلیسا نہ ہوتی جیسے بھوسہ ہوا میں بکھر جاتا ہے ویسے شاگرد تتر بتر ہو جاتے تھے تمام تحریک ختم ہو جاتی یہ تحریک پھر کیسے زندہ ہو گئی؟ یہ اس لیے زندہ ہوئی کہ مسیح زندہ ہوا۔

ناظرین اس نظریہ کی اہمیت مندرجہ بالا اقتباس سے واضح ہو گئی اب ملاحظہ فرمائیں کہ خود یہ حقیقت یعنی دوبارہ جی اٹھنا کتنی بے بنیاد اور مکروہ ہے۔ بقول اناجیل اس نظریہ کی بنیاد مسیحؑ کے جس فرمان پر ہے وہ ملاحظہ فرمادیں۔

باقی آئندہ

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دوکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

خواتین کے لیے

حاسد اور بغض پرور

کبھی خوش نہیں رہ سکتا

دھوبی

عنوان دیکھ کر شاید آپ چیں بجبیں ہوگئی ہوں یا چہرے پر ناگواری کے آثار چڑھاؤ ضرور پیدا ہوگئے ہوں گے، کیونکہ درحقیقت موجودہ زمانے کے دھوبی قابل . . . . اصلاح ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ ان کا سلسلہ نسب علاؤالدین خلجی سے ملتا ہے۔ لیکن میں یہاں دوسرے قسم کے دھوبیوں کا تذکرہ کررہی ہوں جو فی الحقیقت آپ کے بہی خواہ اور خیر اندیش ہیں۔

یہ قابل قدر اور قابل تعریف "دھوبی" وہ ہیں جو اپنے اچھے اعمال آپ کو بخش دیتے ہیں اور آپ کے گناہ خود اپنے نامۂ اعمال میں مرتسم کرا لیتے ہیں، پریشان مت ہوئیے، اب آپ کے تجسس کی تشنگی رفع ہوا چاہتی ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کی برائی دوسروں سے کرکے اپنے دل میں برف جیسی خنکی محسوس کرتے ہیں، ان کی فطرت ثانیہ ہی غیبت بن جاتی ہے، ہم کو سوچنا چاہئے کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے، لوگوں کو غیبت سے طمانیت قلب کیوں حاصل ہوتی ہے؛ جس طرح شاعر اپنی نئی غزل لوگوں کو سنانے کے لئے مضطرب و ہمہ وقت منتظر رہتا ہے اسی طرح "دھوبی قسم کے لوگ عیب جوئی، نکتہ چینی کے لئے کیوں بے چین رہتے ہیں، نفسیاتی نقطۂ نظر سے یہ بڑی اہم چیز ہے۔ جس انسان میں خود کوئی خامی اور کمزوری ہوتی ہے وہ اپنی عیب پوشی کے لئے دوسروں کی خامیاں اور عیوب بیان کرتا ہے تاکہ تنہا وہی نہیں بلکہ اس کا مدمقابل بھی دوسروں کی نگاہوں میں ذلیل و حقیر ثابت ہو۔ دراصل یہ ایک قسم کا ادھیکس ہے جو دھیرے دھیرے پختہ تر ہوتا جاتا ہے یہ دل کی ایک بیماری ہے جو حسد کینہ اور بغض کو پروان چڑھاتی ہے اور انسان کی صحت کو گھن کی مانند کھا جاتی ہے، انسان جب بام عروج پر پہنچنے میں خود کو معذور پاتا ہے تو اس کا دل اس آرزو سے ہمکنار ہوتا ہے کہ اس کے ساتھی بھی راہ ارتقا پر گامزن نہ ہوں، وہ دوسروں کو بلندی اور عروج پر نہیں دیکھ سکتا۔ دوسروں کی تحقیر میں وہ شاداں اور تذلیل میں فرحاں نظر آتا ہے، خود اپنے عیوب کا سدباب نہیں کرتا، اپنی خامیوں کا انسداد نہیں کرتا۔ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ دوسروں کی عیب جوئی

ولیّہ نگہت ایم اے۔

سے خود اس کے دل کی برائی آشکارا ہورہی ہے۔ وہ دشمن اعمال یہ بھول بیٹھتا ہے کہ غیبت کرکے وہ دوسروں کی بداعمالیاں خود اپنے نامہ اعمال میں لکھوا رہا ہے اور اپنی نیکیاں اسے دے رہا ہے غیبت کرنے والا درحقیقت دھوبی ہے جو دوسروں کے برے اعمال دھوتا رہتا ہے۔

غیبت کا عادی انسان دینی اور دنیاوی دونوں لحاظ سے معتوب ہے، دینی اعتبار سے تو وہ ایسا مغضوب ہے جیسے اس نے کسی مردہ مسلمان بھائی کا گوشت کھایا ہو، ایسے دل میں خدا کی محبت کی گنجائش ہی نہیں جو حسد اور کینہ کا آماجگاہ ہو، صاف دل ہونا مہر ایزدی کے لئے پہلی شرط ہے کیونکہ

"صفائے قلب سے پہلو میں ہم نے
جام جسم پایا"

رسول خدا نے تو ایک صحابیہ کے لئے فرمایا تھا کہ وہ روزے سے نہیں ہیں، (حالانکہ وہ روزے سے تھیں) کیونکہ انہوں نے کسی کی غیبت کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ غیبت کرنے والے کے روزے اور نماز درجۂ قبولیت کو نہیں پہنچ سکتے۔

دنیاوی نقطۂ خیال سے ایسا شخص ہرگز ہردلعزیز نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ بھروسے کے قابل نہیں رہتا نہ کوئی اسے ہمراز اور غمگسار بنا سکتا ہے، نہ سوسائٹی میں کوئی اس کے بیٹھنے کا روادار ہوتا ہے۔ ایسے شخص کے دل میں مروت نہیں ہوتی، طوطا چشمی اختیار کرلیتا ہے، کسی بھی لمحہ اس کا اعتبار نہیں کہ وہ کب اپنے دوست کا مخالف ہوکر اس کے عیوب کی تشہیر کرنا شروع کردے گا۔ خود اس کی صحت پر غیبت سے برا اثر پڑ سکتا ہے۔ کیونکہ حسد اور کینہ خون کو جلا دیتا ہے۔ بغیر حسد اور کینہ کے وہ غیبت کر ہی نہیں سکتا۔ بعض اوقات کچھ انسان کسی کے خوف سے اگر برائی نہیں کرسکتے تو اندر ہی اندر حسد سے گھلتے رہتے ہیں۔ ایک صحت مند انسان بننے کے لئے دل کی صفائی اور خوشی نہایت ضروری اجزا ہیں۔ ظاہر ہے کہ حاسد اور بغض پرور کبھی خوش نہیں رہ سکتا، دل کی برائیوں کے شعلے اسے جلا دیتے ہیں۔

بہرکیف اگر آپ کی کوئی برائی کرتا ہو تو آپ ہرگز دل برداشتہ اور غمگین نہ ہوں۔ اگر آپ نے کسی نیک کام کا بیڑا اٹھایا ہو تو طعن تشنیع سننی چاہیئے، تضحیک کا ہدف بنی چاہیئے، ملول و رنجیدہ

باقی صفحہ ۱۵ پر

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن۔

محمد عمر شہید۔ شیر دل نو مسلم نوجوان

اس نے ہر محاذ پر جرأت کا مظاہرہ کیا اور بالآخر جام شہادت پی لیا۔

محمد عمر شہید ۱۹۶۲ء میں انگلستان (برطانیہ) کی نو آبادی آئرلینڈ کے ایک عیسائی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ والد کمر پولیس میں انسپکٹر ہیں۔ بارہویں جماعت (ہ۔ لیول) تک تعلیم آئرلینڈ میں حاصل کی اعلیٰ تعلیم کے لئے لندن چلے گئے۔ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے عمرانیات کا مضمون منتخب کیا۔ اس مضمون میں مختلف معاشروں کے رہن سہن کے طریقے، ان کے مسائل اور ان کا حل جدید سائنس کی روشنی میں ان کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اسی دوران مختلف اقوام، اور مذاہب کے متعلق جستجو اور معلومات حاصل کرنے کا شوق ہوا۔ اسی دوران اسلام کا کافی مطالعہ کیا۔ اور اس کے نتیجے میں دل اور دماغ اسلام کی عظمت، حقانیت، اور آفاقیت کے قائل ہو گئے۔ جستجو اور حقائق کی تلاش ان کا خاصہ تھی۔ اسی دوران تبلیغی جماعت سے ملاقات ہوئی دل تو پہلے ہی بدل گیا تھا۔ اب دنیا ہی بدل گئی تھی۔ انہوں نے بالہم مسجد لندن جو ختم نبوت کا مرکز تھا۔ میں اسلام قبول کر لیا اس کے بعد انہوں نے ختم نبوت سینٹر لندن میں مستقل قیام کیا۔ اور وہیں پر قرآن پاک ناظرہ پڑھنا شروع کر دیا۔ اور پھر اس کے بعد مولانا یوسف صاحب متالا سے بیعت ہوئے۔ اور پھر اس کے بعد مولانا یوسف صاحب متالا اور مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی کے مشورے کے بعد دینی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے پاکستان چلے آئے۔ پاکستان آنے سے قبل عمرہ کی ادائیگی کی سعادت حاصل کی۔ اور پاکستان آنے کے بعد جامعۃ العلوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں قرآن کریم ناظرہ پڑھنے لگے۔

مادری زبان انگریزی ہونے کی وجہ سے حصول تعلیم میں کافی مشکلات پیش آئیں۔ لیکن اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کچھ اس طرح دل میں بسی تھی کہ ان ساری دشواریوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے رہے۔

گذشتہ سال رمضان المبارک میں حرکۃ الجہاد اسلامی کے مجاہدین کی دعوت پر افغانستان گئے۔ اور رمضان

طارق صدیقی۔ کراچی

المبارک کا مہینہ ارگون کے محاذ پر گذرا۔ اور اپنی پوری زندگی جہاد کے لئے وقف کر دینے کا عہد کیا۔ گذشتہ سال عید الفطر کی چھٹیوں میں دوبارہ افغانستان گئے۔ اور خوست کا دورہ کیا۔

۲۸ دسمبر کو قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا۔ افغانستان میں روسی جارحیت کے دس سال مکمل ہونے پر حرکۃ الجہاد اسلامی کے مرکزی کمانڈر فاتح چمکنی مولانا زبیر احمد خالد شہید نے اور ان کے رفقاء نے کراچی کا دورہ کیا۔ اور مختلف احتجاجی اجلاسوں سے خطاب کیا۔ ان کی دعوت پر محمد عمر جنوری کے اوائل میں دوبارہ افغانستان چلے گئے حرکۃ جہاد اسلامی کے مجاہدین کے شانہ بشانہ ۱۵ جنوری کو باڑی تھانہ (ٹینک والی قرارگاہ) پر ہونے والی جنگ میں بھرپور حصہ لیا۔ رب العزت کے فضل و کرم سے مجاہدین کو فتح ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی راہ میں اس کے حکم کے مطابق شہادت موصوف کی سب سے بڑی آرزو تھی۔

چنانچہ حرکۃ جہاد اسلامی کے مجاہدین کے ساتھ ۱۲ فروری کو خوست شہر کے جنوب میں واقع ترغنائی فوجی چوکی پر دوبارہ حملے میں حصہ لیا۔ وہاں کا نصیر بنیانی زعیم کے مطابق بے پناہ بے جگری سے لڑے۔

عظیم کمانڈر جناب زبیر احمد خالد شہید کی شہادت پر انہیں انتہائی صدمہ ہوا۔ زبیر احمد خالد شہید ہزاروں مجاہدین کی طرح محمد عمر کے بھی آئیڈیل تھے۔ چنانچہ شوق شہادت سے بے تاب ہو کر؟ اور مستقبل قریب میں جنگ میں تعطل محسوس کرتے ہوئے۔ حزب اسلامی کے کمانڈر ڈاکٹر نصرت کی دعوت پر جلال آباد چلے گئے۔

حزب اسلامی کے مجاہدین کے ساتھ دو مرتبہ جلال آباد کے ائیرپورٹ اور اس کے گرد و نواح اور قریب ایک فوجی ڈپو پر حملے میں بھرپور حصہ لیا۔ محمد عمر بہت شجاع اور نڈر کمانڈر تھے۔ جیسے جیسے جنگ میں حصہ لیتے گئے ویسے شہادت کی تمنا بڑھتی گئی۔ خوش خلقی، انکساری، عبادت کی پابندی اور معاملات میں خوش اسلوبی اور خندہ پیشانی سے پیش آنا ان کے خاص وصف تھے۔ ناز و نعم میں پرورش اور مادری زبان انگریزی بولنے کے باوجود مجاہدین کے ساتھ گھل مل رہتے۔ اور ہر بڑے چھوٹے سے خندہ پیشانی سے پیش آتے۔

اسلام اور عصر حاضر کی تحریکات کا بڑا وسیع مطالعہ تھا۔ دنیائے اسلام اور اس کے خلاف مشترکہ سازشوں سے بخوبی آگاہ۔ اور ان کی ریشہ دوانیوں سے واقف تھے ایک سچے اور حقیقی مسلمان کی طرح منافقوں اور مشرکوں کو کسی صورت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے۔

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
ہوالشافی
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی

کراچی میں قیام کے دوران پیش آنے والے واقعات سے کافی افسردہ تھے۔ اور اسی لیے کراچی میں مزید تعلیم حاصل کرنے کا خیال ترک کر چکے تھے۔ خیال تھا کہ اگر جہاد سے فرصت ملی اور اللہ نے حیات باقی رکھی ہے تو مزید تعلیم حاصل کریں گے۔

چنانچہ اسی غرض سے ملاقات اور مشورے کے لئے اپریل کے اوائل میں مفتی نثار الدین صاحب سے ملنے کوہاٹ چلے گئے۔ واپسی کے بعد جنگ کی اطلاع ملنے پر مجاہدین کے ساتھ جلال آباد روانہ ہو گئے۔ جلال آباد کے نواح میں فوجی چھاؤنی پر کامیاب حملے اور فتح کے بعد واپس لوٹتے ہوئے میزائل لگنے سے زخمی ہوئے۔ زندگی کی سب سے بڑی تمنا پوری ہوئی اور شہادت کے عظیم منصب پہ فائز ہوئے۔ اللہ ان کے درجات مزید بلند فرمائے۔

شہادت نبوت کے بعد اتمام نعمت ہے۔ اور یہ اسی کے سپرد ہے۔ جو اپنی سیرت کو بچے موتی کی طرح پاک و صاف اور آبدار رکھتا ہے۔ وہ جو موت سے ڈر کر کونوں کھدروں میں چھپے بیٹھے ہیں۔ یقیناً اُن کے برابر نہیں ہو سکتے۔ جو اللہ کی رضا اور خوشنودی، رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت، اور مخلوق کی خدمت میں دشت و جبل کو روندتے ڈولتے ہیں۔ اور ظالموں پر قہر خداوندی بن کر نازل ہوتے ہیں۔ تاکہ ان کا خدا ان سے خوش ہو جائے۔ اور اس کے طفیل دونوں جہانوں میں کامیاب و کامران ہو جائیں۔

ترجمہ۔ ذرا ٹھہر جانا کربلا میں ایک اور شخص پہنچ لے۔ جب وقت آ گیا تو موت سے کیا ڈر ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں

اپنے تمام گھریلو، روحانی و جسمانی مسائل کا مفت حل معلوم کریں۔

ہدایات! مریض اور مریض کی والدہ کا نام تحریر فرمائیں۔ جوابی لفافہ مع مکمل پتہ کے ارسال فرمائیں اور مختصر تحریر فرمائیں

عبدالقادر قادری

ادارہ اصلاح وخدمت انسانیت کی۔ پی۔ او بکس نمبر ۱۳۲۱ کوڈ نمبر ۷۴۰۰۰ کراچی۔

بے پردگی اور فیشن پرستی

تحریر: ریحان علی ہاشمی کراچی

لباس اور پردہ :

لباس تن ڈھانکنے کی چیز ہے اور اس فائدہ کے علاوہ سردی گرمی کا بچاؤ بھی لباس ہوتا ہے۔ دین اسلام نے خوبصورت لباس پہننے کی اجازت دی ہے مگر اس حد تک اجازت ہے جبکہ فضول خرچی نہ ہو اور اتراؤ اور دکھاوا مقصود نہ ہو اور غیر قوموں کا لباس نہ ہو۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھاؤ پیو اور صدقہ کرو اور پہنو جب تک کہ فضول خرچی اور خود پسندی یعنی مزاج میں بڑائی نہ آئے۔ آج کل مسلمان عورتوں نے لباس پہننے کے بارے میں کئی خرابیاں پیدا کر لی ہیں ہم ان پر تنبیہ کرتے ہیں۔

ایک خرابی یہ ہے کہ باریک کپڑے پہنتی ہیں۔ باریک کپڑا جس سے بدن نظر آئے اس کا پہننا نہ پہننا دونوں برابر ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بھتیجی ان کے پاس آئیں ان کی اوڑھنی باریک تھی حضرت عائشہؓ نے وہ اوڑھنی پھاڑ ڈالی۔ اور اپنے پاس سے موٹے کپڑے کی اوڑھنی اڑھا دی۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخیوں کے دو گروہ پیدا ہونے والے ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا ہے کیونکہ ابھی وہ پیدا نہیں ہوئے ہیں ایک گروہ ایسا پیدا ہوگا جو بیلوں کی دموں کی طرح لمبے لمبے کوڑے لئے پھریں گے اور ان سے لوگوں کو ماریں گے دوسرا گروہ ایسی عورتوں کا پیدا ہوگا جو کپڑے پہنے ہوئے بھی ننگی ہوں گی، غیر مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی۔ اور خود بھی ان کی طرف مائل ہوں گی ان کے سر اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے۔ یہ عورتیں نہ جنت میں داخل ہوں گی نہ جنت کی خوشبو سونگھیں گی۔ دیکھو یہ کیسی سخت وعید ہے کہ ایسی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گی۔ جنت میں جانے کا تو ذکر ہی کیا، کپڑا پہنے ہوئے ننگا ہونے کی کئی صورتیں ہیں۔ ایک صورت یہ ہے کہ کپڑے باریک ہوں اور دوسری صورت یہ ہے کہ تھوڑا سا کپڑا پہنے اور جسم کا بہت سا حصہ کھلا رہے۔ جیسے فراک چلا ہے کہ اس کو پہن کر بازاروں میں چلی جاتی ہیں اور سر اور ہاتھ اور بازو اور منہ اور پنڈلی سب کھلی رہتی ہیں۔ اللہ بچائے ایسے لباس سے، دوسری خرابی یہ ہے کہ کافر عورتوں کی نقل اتارتی ہیں۔ جو لباس عیسائی لیڈیاں پہنتی ہیں وہی خود پہننے لگ جاتی ہیں، یاد رکھو دوسری قوموں کا لباس پہننا سخت گناہ ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے کسی قوم کی طرح اپنا حال بنایا وہ ان ہی میں سے ہے۔ تیسری خرابی یہ ہے کہ نام اور نمود اور بڑائی جتانے اور اپنی مالداری ظاہر کرنے کے لیے اچھا لباس پہنتی ہیں نام و نمود بری چیز ہے۔ ارشاد فرمایا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے دنیا میں نام ہونے کیلئے کپڑا پہنا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا لباس پہنائیں گے۔

چوتھی خرابی یہ ہے کہ بلا ضرورت کپڑے بناتی رہتی ہیں درزی نئے نئے ڈیزائن نکالتے رہتے ہیں جہاں کسی عورت کو دیکھا کہ نئی وضع کا کپڑا پہنے ہوئے بس اب شوہر کے سر ہو جاتی ہیں۔ ادھار قرض کر کے جیسے بن پڑے اسی قسم کا بنائے گی۔ یہ فضول خرچی اور شوہر کے ستانے کی باتیں ہیں۔ جسم چھپانے کیلئے اور سردی گرمی سے بچنے کیلئے شرع کے مطابق لباس پہنو۔ دو تین جوڑے ہوں اسی پر بس کرو۔ بلا ضرورت شوہر کو لوہے کے چنے چبوانا بری بات ہے۔ اور سخت عیب ہے، پھر یہ مصیبت بھی ہے کہ اگرچہ کئی جوڑے رکھے ہیں مگر ملنے جانے کیلئے ہر موقع پر نیا جوڑا پہننا ضروری سمجھتی ہیں۔ یہ خیال ہوتا ہے کہ دیکھنے والی کہیں گی کہ اس کے پاس بس یہی تین جوڑے ہیں ان ہی کو بار بار پہن کر آ جاتی ہے۔ صرف ناک اونچی اور بڑائی جتانے کیلئے اب شوہر

کو ستاتی ہیں اور تقاضا کرتی ہیں کہ کپڑے اور بنا دے اگر اس نے خیال نہ کیا تو جو روپیہ اس نے کسی ضرورت کیلئے یا کسی قرض دینے کیلئے رکھا تھا چپکے سے نکال کر کپڑا خرید لیا، اب شوہر پریشان ہوتا ہے جس کا قرض تھا اس کے سامنے ذلیل ہوتا ہے یا کسی بڑی پریشانی میں پڑ جاتا ہے۔ خبردار ایسا مت کرو، برقعہ سر سے پاؤں تک جسم چھپانے کے بہترین چیز ہے مگر اب ایسا برقعہ بننے لگا ہے جو جاذب نظر اور چمکدار کپڑے کا بنایا جاتا ہے۔ اگر پرانے طرز کا ہو تو اس پر بیل بوٹے بنائے ہوتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ جو نہ دیکھے وہ بھی دیکھے کچھ تو کسی کا خیال ہماری طرف آوے۔ توبہ توبہ برقعہ کیا ہوا۔ نظر کھینچنے والا کپڑا بن گیا اور بہت عورتیں اتنا اونچا برقعہ پہنتی ہیں کہ شلوار یا ساڑھی جو پنڈلیوں پر ہوتی ہے سب کو نظر آتی ہے اور پاؤں بھی دیکھتے ہیں ایسا برقعہ مت پہنو۔ خوب نیچا برقعہ پہنو اور بہت سی عورتیں برقعہ کے اندر سے دوپٹہ کا کچھ حصہ باہر کو لٹکا دیتی ہیں یا ہاتھ باہر نکال کر چلتی ہیں، یہ بھی بری حرکت ہے یہ کیا پردہ ہوا جس سے غیر کی نظر اپنی طرف متوجہ ہوتی۔ ساڑھی اگر پہنو تو اتنی نیچی پہنو کہ پنڈلیاں اور ٹخنے چھپے رہیں اور پوری آستین کا کرتہ یا قمیض پہن کر جو اتنا لمبا ہو کہ پیٹ اور کمر نہ کھلے اوپر سے ساڑھی پہن لو اور کمر کا سخت پردہ ہے اپنے سگے بھائی سے بھی ان دونوں کو چھپاؤ۔

پردہ:

اسلام میں پردہ کی بڑی اہمیت ہے اور پردے کے بارہ میں بہت تاکیدیں آئی ہیں آج کل کی عورتیں پردہ چھوڑتی جا رہی ہیں لہٰذا ہم تفصیل کے ساتھ پردہ کے مسئلے اور حدیث کی باتیں لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم کو توفیق بخشیں۔ مسئلہ، عورت کو سارا بدن سر سے پاؤں تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے نامحرم کے سامنے کھولنا درست نہیں۔ البتہ بوڑھی عورت کو صرف منہ اور ہتھیلی اور ٹخنوں سے نیچے پیر کھولنا محرم کے سامنے درست ہے باقی اور بدن کھولنا کسی طرح بوڑھی کیلئے درست نہیں۔ مسئلہ نامحرم کے سامنے ایک بال بھی نہ کھولنا چاہیئے۔ ماتھے سے اکثر دوپٹہ سرک جاتا ہے اور اسی طرح نامحرم کے سامنے آجاتی ہیں یہ جائز نہیں۔ نامحرم اس کو ہیں جس سے کبھی بھی اس عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔ مسئلہ پیٹ اور پیٹھ اپنے محرم کے سامنے کھولنا درست نہیں۔ بہت سی جگہ جہاں ساڑھی باندھنے کا رواج ہے عورتوں کا پیٹ یا پیٹھ کھل جاتے ہیں یہ سخت گناہ ہے محرم اس کو کہتے ہیں جس سے کبھی بھی نکاح درست نہ ہو جیسے سگا چچا، سگا بھائی، سگا ماموں، باپ، دادا، بیٹا، پوتا وغیرہ۔ مسئلہ ناف سے لیکر گھٹنوں سے نیچے تک کسی عورت کے سامنے کھولنا بھی عورت کیلئے درست نہیں۔ مسئلہ جتنے بدن دیکھنا جائز نہیں اتنے حصہ پر ہاتھ لگانا بھی جائز نہیں۔ غسل کرتے وقت کسی بھی عورت سے ناف سے لیکر گھٹنوں سے نیچے تک کا بدن ملوانا یا کسی عورت کو دکھانا اگرچہ ماں بہن ہی ہوں عورت کے لیے درست نہیں۔

ایسی جگہ کھڑی نہ ہو جہاں سے کوئی دیکھ لے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ:

"خدا کی لعنت ہو اس پر جو دیکھے اور اس پر بھی جس کی طرف (اس کے اختیار یا بداحتیاطی سے) دیکھا جائے۔"

آج کل بہت سی عورتیں پردہ کی بے احتیاطی کرتی ہیں، دروازوں کے پردے یا کواڑ بند رکھنے کا خاص خیال نہیں رکھتی یا کھڑکیوں میں کھڑے ہو کر باہر کو دیکھتی ہیں یا پارکوں میں جا کر برقعہ اتار کر یا منہ کھول کر گھومتی پھرتی ہیں۔ بازاروں میں جا کر چیزیں خریدتے وقت منہ کھول دیتی ہیں اور دکاندار ان کو دیکھ لیتے ہیں۔ اس حدیث کی رو سے ایسی عورتیں لعنت میں شامل ہوتی ہیں۔ بے پردگی کے ساتھ بہت سی مسلمان کہلانے والی عورتیں باہر پھرنے اور تماشوں اور میلوں اور سینماؤں میں اپنی خوبصورتی کو دکھانے اور عیسائی لیڈیوں کی نقل اتارنے کو فخر سمجھتی ہیں۔ اور بے حجاب ہو کر پھرنے کو ترقی کا ذریعہ سمجھتی ہیں۔ اور سخت گنہگار ہوتی ہیں، سینما اول تو خود ہی زبردست گناہ کی چیز اور حرام ہے اور پھر اوپر سے بے پردگی ڈبل گناہ ہو جاتا ہے۔ مسلمان عورتوں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے گھرانے کی پاکیزہ عورتوں یعنی آپ کی بیویوں اور بیٹیوں کے طرز کو برا سمجھ کر چھوڑنا شروع کر دیا ہے اور مشرک و کافر عورتوں کی طرح فیشن والے لباس اور زیب و زینت کو اختیار کرتی چلی جا رہی ہیں۔ آج کل ایک لباس ایسا واہیات چلا ہے کہ جس کا پہننا مسلمان عورت کے خیال میں آ ہی نہیں سکتا تھا۔ مگر عیسائیوں کو دیکھا دیکھی مسلمان گھرانوں میں گھستا جا رہا ہے۔ وہ لباس ہے فراک۔ جو بدن پر خوب کس جاتا ہے۔ اور بغل تک پورے ہاتھ اور بازو ساری یا آدھی پنڈلیاں کھلی رہتی ہیں اور اس میں ایک کپڑے کے علاوہ بدن پر اور کچھ بھی نہیں ہوتا۔ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والے گھرانوں میں بڑی تیزی سے یہ فراک جگہ لے رہا ہے پہلے چھوٹی بچیوں کو پہناتے ہیں پھر وہ بڑی ہو کر جب کہ شوہر کے یہاں پہنچ جاتی ہیں۔ اسے چھوڑنے کو تیار نہیں ہوتی ہیں اور چونکہ شوہر کے انتخاب کیلئے دیندار اور خدا ترس آدمی تلاش نہیں کیا جاتا بلکہ عیسائی طرز کا آدمی ڈھونڈا جاتا ہے۔ اسی لئے وہ اس کو پسند کرتا ہے اور دونوں میاں بیوی خوب پارکوں میں تفریح کرتے ہیں۔

آہ! مسلمان عورت جس کو یہ تعلیم تھی کہ نابینا کے آنے پر بھی پردہ ہو جائے۔ آج کل اس کے کھلے سر اور چہرے اور پنڈلیوں اور بازوؤں کے حسن کا نظارہ بازاروں اور میلوں اور پارکوں میں ہزاروں نگاہیں کرتی ہیں۔

عورتیں تو بے سمجھ ہوتی ہیں لیکن مردوں نے بھی یورپ کے طور طریق دیکھ کر اپنی عقلوں پر پردہ ڈال لیا اور اپنی بہو بیٹیوں کو بے پردگی کی دہکتی آگ میں جھونکنے پر راضی ہو گئے۔ حضرت اکبر الہ آبادی نے کیا خوب فرمایا۔

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ کیا ہوا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

بواسیر خونی بادی کیلئے سو فیصد کامیاب دواء

بغیر آپریشن کے مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

مستورات

اور بیرونی مریضوں کو ہسپتال میں آنے کی ضرورت نہیں ڈاک کے ذریعے دوا منگوا سکتے ہیں۔

احمدانی ہسپتال نیو ٹاؤن میرپور خاص سندھ، فون: ۳۲۷۰

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

متفرق سوالات

رحمت اللہ، حیدر آباد

س: اسلام میں خنزیر کا گوشت کیوں حرام ہے؟ اس پر نقلی اور عقلی دلائل تحریر فرمائیں اور بتائیں کہ انجیل میں خنزیر کا کیا حکم ہے۔

ج: خنزیر میں بے حیائی کی خاصیت ہے۔ اس کے کھانے سے بے حیائی پیدا ہوتی ہے۔

س: اگر مرغی یا کوئی حلال جانور خنزیر کا گوشت کھائے تو کیا وہ جانور بھی حرام ہو جاتا ہے یا نہیں اگر نہیں تو کیوں؟

ج: حلال جانور گوشت کھاتے ہی نہیں اس لیے یہ سوال ہی غلط ہے۔ البتہ حلال جانور اگر کوئی نجس چیز کھائے تو اس کو تین دن تک بند رکھ کر حلال خوراک کھلائی جائے گی۔ اس کے بعد اس میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ اس کا اثر تحلیل ہو جاتا ہے۔

س: اللہ تبارک و تعالیٰ مذکر ہے یا مؤنث؟

ج: اللہ تعالیٰ مخلوق کی صفات سے پاک ہیں۔

عورتوں کی خرید و فروخت

نامعلوم صاحب

س: پاکستان میں عورتوں کے بکنے کا واقعہ ہوا ہے کیا ان عورتوں کو باندی بنا کر رکھا جا سکتا ہے؟

ج: آزاد عورتوں کی خرید و فروخت حرام ہے بغیر نکاح کے ان سے تمتع بھی حرام ہے۔

س: اگر کوئی اپنی اولاد کو فروخت کرے تو اس فروخت شدہ (لڑکی یا لڑکا) کو غلام یا باندی بنا کر رکھا جا سکتا ہے؟

ج: اوپر لکھ دیا۔

س: اسلام میں غلام یا باندی بنا کر رکھنے کے لیے جواز کی کیا صورتیں ہو سکتی ہیں اور اس کے لیے کیا شرائط ہیں؟

ج: جہاد پر جو کفار اسیر ہو جائیں ان کو غلام باندی بنانا جائز ہے۔

اعتکاف میں غسل

عبدالرحمٰن ہوشیار پوری

س: روزے کی حالت میں انجکشن لگوانے کے بارے میں شرعی کیا حکم ہے؟

ج: انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

س: معتکف اعتکاف عشرہ اخیرہ رمضان یا اعتکاف نذر میں کیا غسل ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے اور صفائی کے لیے کر سکتا ہے یا نہیں؟ جبکہ غسل خانہ مسجد سے متصل یا چند قدم دور ہو۔

ج: غسل فرض کے لیے جانا تو جائز ہے۔ غسل نظافت یا ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے مسجد سے نکلنا درست نہیں۔ البتہ اس کی گنجائش ہے کہ آدمی استنجا کے لیے جائے تو واپسی پر دو چار لوٹے پانی کے بدن پر بہالے۔

س: کیا زید نقد ایک بھینس پانچ ہزار کی اور وہی بھینس ادھار چھ ہزار کی فروخت کر سکتا ہے کیا ادھار میں ایک ہزار سود تو نہیں بن جائیگا؟

ج: ادھار میں زیادہ رقم لینا جائز ہے۔ یہ سود نہیں۔

گھریلو لین دین

مہتاب احمد خان۔ عمان

س: بہو اگر سُسر صاحب سے رقم لے اور گھر میں لینا دینا ہوا ہی کرتا ہے تو وہ حاصل کی ہوئی رقم بہو پر قرض ہو گی یا نہیں۔ اسی طرح اگر سُسر صاحب بہو سے رقم لیں تو کیا وہ قرض ہوگا۔ جو فریقین کو ادا کرنا ضروری ہوگا یا ایسے معاملے کو گھر کا لین دین سمجھا جاتا ہے؟

ج: بہو نے اگر سُسر سے گھر کے اخراجات کے لیے رقم لی تو وہ اس کے پاس امانت ہے جتنی خرچ ہو جائے اس کا حساب دے (اگر وہ حساب مانگے) باقی امانت ہے اور جو رقم ذاتی طور پر لی ہو وہ اس کے ذمہ قرض ہے۔ اسی طرح سُسر جو رقم بہو سے لے وہ بھی اس کے ذمہ قرض ہے۔

طبّی دُنیا میں ایک جانا پہچانا نام
مطبّ صدّیقی
قائم شدہ ۱۹۳۰ء
حکیم ظہور احمد صدّیقی
○ رجسٹرڈ کلاس اے ○ فون نمبر ۶۹۹
اوقاتِ مطب ○ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر ○ موسم گرما ۷ تا ۱۲ — ۵ تا ۸ ○ موسم سرما ۹ تا ۲ — ۵ تا ۷
○ غربا، طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت لینا نہ بھولیں ○ باہر اور دُور کے رہنے والے ٹکٹ یا لفافہ واپسی ڈاک پتہ لکھ کر "تشخیص فارم" منگا سکتے ہیں فارم پُر کر کے روانہ کرنے سے دوا آپ کے گھر تک پہنچانے کا انتظام موجود ہے۔ ۱: مردوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۲: عورتوں کے امراض مخصوصہ کا فارم ۳: عام امراض کا فارم ۴: بچوں کے امراض کا فارم ○ احباب کے کہنے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور قائم کر دیا ہے۔ نادر اور نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
صدّیقی دواخانہ (رجسٹرڈ) مین بازار حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

قادیانیو! سچے دل سے مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دنیا و آخرت ٹھیک کر لو۔

جڑانوالہ میں قادیانی شرارت

قادیانیوں کی طرف سے قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعات ۔ حقیقت کے آئینے میں ۔

ضلع فیصل آباد تحصیل جڑانوالہ تھانہ لنڈیانوالہ کی پچیانہ کے چک نمبر ۵۶۳ گ ب میں چھ قادیانی افراد مزار نبیع، ڈاکٹر نواز ناصر وغیرہ نے قرآن کے کئی نسخوں کو نذر آتش کر دیا۔ اس سانحہ کے وقت مسلمان اپنی مسجد میں نماز مغرب ادا کر کے اپنے گھروں کو جا رہے تھے قادیانی عبادت گاہ مسلمانوں کے راستے میں پڑتی ہے سوچی سمجھی سازش اور سکیم کے تحت قادیانیوں نے ایسے وقت اور مقام کا تعین کیا کہ جس سے مسلمانوں کو مشتعل کر کے ملک عزیز کے امن کو با آسانی تہہ و بالا کرنے کا موقع میسر آ سکتا تھا ڈاکٹر نواز قادیانی مربی کی ہدایت پر قادیانی اپنے مرکز سے قرآن مجید کے نسخے لیے بعد دیگرے لا کر اپنی عبادت گاہ کے صحن میں ان کو پھینکتے رہے اور آتش گیر مادہ سے ان کو نذر آتش کرتے رہے قریب سے گزرنے والے مسلمانوں نے قرآن پاک کی اس بے حرمتی کو دیکھا تو اکٹھے ہو کر ان قرآن مجید کے نیم سوختہ نسخوں کو اٹھانے اور آگ سے بچانے کے لیے آگے بڑھے۔ قادیانی اوباشوں نے ان مسلمانوں کی مزاحمت کی اور قرآن مجید کے نسخوں کو برابر آگ میں جلاتے رہے ایک مسلمان نے قرآن پاک کے ایک حصہ کو آگ سے بچانے کے لئے اپنے آپ کو اس کے اوپر گرا لیا۔ اور جلتے ہوئے اس مقدس نسخے کو اس نے اپنا سینہ لگا کر محفوظ کر لیا۔ قادیانی اوباشوں نے لاتوں مکوں اور گھونسوں کی بارش کر دی لیکن وہ مسلمان سب کچھ ظلم و ستم سہنے کے باوجود قرآن مجید کے نیم سوختہ نسخہ کو بچانے میں کامیاب ہو گیا اس شور و غل میں تمام چک کے مسلمان جمع ہو گئے یہ مسلمان معاشی طور پر قادیانیوں سے کم تر ہیں گاؤں کی نمبرداری چوہدراہٹ قادیانیوں کے پاس ہے۔ غریب مسلمان جمع ہوئے ان کے ایمان قرآن مجید کو آگ میں جلتا دیکھ کر خون کے آنسو رو رہے تھے مسلمانوں نے آگے بڑھنا چاہا قادیانیوں نے تمام جلے ہوئے نسخوں کو ذرہ میں باندھ کر چوک کے قریب ہی واقع کنوئیں میں ڈال دیا مسلمانوں نے نعرہ بازی کی تو قادیانیوں نے اپنے مکانوں سے فائرنگ کر دی ان کی وحشیانہ اندھا دھند فائرنگ سے پورا علاقہ لرز اٹھا تمام لوگ محفوظ مکانوں میں چھپ گئے فائرنگ کا دھواں ختم ہوا تو دیکھا کہ دو مسلمان طارق علی، محمد اسحاق ایک مکان کی دیوار کے ساتھ خون میں لت پت پڑے ہیں قریبی گاؤں سے مسلمانوں نے ٹریکٹر اور ٹرالی حاصل کر کے ان زخمیوں کو بس اسٹاپ پہنچائے وہاں سے ایک ویگن کے ذریعے تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال جڑانوالہ میں ان کو پہنچا دیا گیا۔ اس دوران قادیانی اپنے مکانات سے غیر قانونی اسلحہ نقدی اپنا قیمتی سامان نکال کر محفوظ مقامات پر چلے گئے مسلسل فائرنگ اور شور و غل کی آواز سن کر قرب و جوار کے دیہات کے مسلمان جمع ہوئے اور انہوں نے چند قادیانیوں کے مکانات کو نقصان پہنچایا مگر یاد رہے کہ تمام تر سامان قادیانی پہلے لے جا چکے تھے

محمد حنیف ندیم

قادیانی پلاننگ کے مطابق کہ اگر گھر جلے تو دو گنا نقصان بھی نہ ہو اور حکومت سے معاوضہ بھی طلب کر سکیں اور اپنی مظلومیت بھی ظاہر کر سکیں۔ یہ سازش کامیاب رہی پولیس چوکی کی اطلاع پر رات گئے اسسٹنٹ کمشنر جڑانوالہ اے ایس پی جڑانوالہ اور علاقہ مجسٹریٹ پولیس کی بھاری نفری لے کر گئے اور گاؤں کا محاصرہ کر لیا گیا لیکن وہ قادیانی ملزمان کو گرفتار نہ کر سکے اس لئے کہ وہ آگ لگا کر پہلے ہی غائب ہو گئے تھے عالمی مجلس ختم نبوت کے علاقائی دفتر ننکانہ صاحب میں صبح کو اطلاع پہنچی انہوں نے فون کے ذریعہ مرکزی دفتر ملتان اور فیصل آباد مولانا فقیر محمد کو اطلاع دی انہوں نے ضلعی افسران سے رابطہ قائم کیا۔ صبح ننکانہ صاحب کے حاجی عبدالحمید [illegible] قیادت میں ننکانہ صاحب کا وفد اس گاؤں میں جائزہ

حالات کا جائزہ لینے گیا فیصل آباد سے مجلس کے رہنما مولانا فقیر محمد مولانا محمد اشرف ہمدانی تشریف لائے تمام تر صورت حال کو اپنی آنکھوں سے دیکھا انتظامیہ کو ملے اور قادیانی ملزمان کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ اگلے روز ننکانہ صاحب میں مسلمانوں نے جلوس نکالا جس پر پولیس نے لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال کیا قادیانیوں نے ہوائی فائرنگ کر کے مسلمانوں کو مشتعل کر دیا پولیس کے اندھا دھند لاٹھی چارج و آنسو گیس کے استعمال و قادیانیوں کی اشتعال انگیزی سے عوام کا پرامن جلوس بپھر گیا جس سے چند قادیانی مکانوں کو نقصان پہنچا دس مسلمان لاٹھی چارج و آنسو گیس شیل لگنے سے بے ہوش ہو گئے پولیس نے اندھا دھند گرفتاریاں شروع کر دیں۔ پورا شہر سراپا احتجاج بن گیا آناً فاناً تمام دکانیں بند ہو گئیں اور شہروں میں عام ہڑتال کر دی گئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مولانا اللہ وسایا فیصل آباد سے صاحبزادہ طارق محمود مولانا فقیر محمد مولانا ہمدانی صاحب مولانا مفتی ضیاء الحق جناب صغیر احمد آزاد جڑانوالہ پہنچے ہسپتال میں زخمیوں کی عیادت کی جائے وقوعہ پر گئے انتظامیہ سے ملاقات کی اور امن و امان بحال کرنے کے لئے قادیانی ملزمان کی گرفتاری کو ضروری قرار دیا۔

وہاں سے وفد ننکانہ صاحب آیا اسے سب ڈویژنل ایس پی ننکانہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ وفد نے تمام تر صورت حال کا انتظامیہ پر واضح کیا کہ قادیانی جان بوجھ کر یہ شرارتیں کر کے ملک عزیز کے حالات کو فسادات کے سپرد کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اصل ملزمان کو گرفتار کیا جائے۔ ننکانہ صاحب میں جن مسلمانوں کو گرفتار کیا گیا ہے ان کو رہا کیا جائے ورنہ صورت حال مزید بگڑے گی اور احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ وسیع ہو گا۔ ان حالات میں ہم نہیں چاہتے کہ کوئی تحریک چلے ملک عزیز کی سلامتی کا تقاضا ہے کہ قادیانیوں کی سازش کو ناکام بنا کر امن قائم کیا جائے۔

مقامی انتظامیہ نے ضلعی انتظامیہ کا اشارہ پا کر گفتگو سے پہلو تہی کی وفد میں شریک حضرات کو شدید ذہنی کوفت ہوئی

ایسے معلوم ہوتا تھا کہ ضلعی و مقامی انتظامیہ غصہ سے لال پیلی ہو کر کوئی معقول بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ مولانا محمد اشرف ہمدانی باقی رفقاء کے ہمراہ فیصل آباد کے لئے روانہ ہو گئے۔ مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحبزادہ طارق محمود و مولانا اللہ وسایا نے عالمی مجلس کے دفتر میں رفقاء سے مشورہ کیا ان کو ہدایات دیں کہ ان گرفتاریوں سے پریشان نہ ہوں شہر میں ہر حال میں پولیس چھاپے مار کر مزید گرفتاریاں کرے گی تو بعض رفقاء مشتعل نہ ہوں۔

متفقہ فیصلہ کے مطابق مولانا اللہ وسایا شاہ کوٹ گئے مولانا عبداللطیف انور میانہ ختم نبوت سے مشاورت کی اور طے ہوا کہ مولانا عبداللطیف مع تمام مکاتب فکر کے علماء کا وفد لے جا کر ڈی سی وایس پی شیخوپورہ سے ملاقات کریں گے۔ مولانا سعید احمد انور صوفی محمد علی، مفتی محمد مرتضیٰ اور دوسرے رفقاء سے ملاقات کر کے مولانا اللہ وسایا بات گھٹے لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔ ایک بجے شب شیرانوالہ گیٹ انجمن خدام الدین لاہور کے گیسٹ روم میں مولانا صاحبزادہ میاں محمد اجمل قادری سے مولانا نے ملاقات کر کے تمام صورت حال ان کو بتائی، دوسرے دن گیارہ بجے کمشنر لاہور ڈویژن سے ملاقات کا طے ہوا دوسرے دن صبح نو بجے مولانا اللہ وسایا مولانا کریم بخش نے قائم مقام چیف سیکرٹری پنجاب اسامہ موعود و ڈپٹی سیکرٹری پنجاب حسن حمید اللہ شاہ و ڈپٹی چیف سیکرٹری حاجی محمد اکرم سے ملاقاتیں کیں اور تمام صورت حال ان کے سامنے رکھی گیارہ بجے چیف سیکرٹری پنجاب انور زاہد صاحب سے مولانا میاں محمد اجمل قادری نے ملاقات کی آپ کے ہمراہ مولانا اللہ وسایا و

فسادات کرانے کی کوشش کی ہے۔ اس سازش کا واحد مقصد پنجاب گورنمنٹ سے انتقام لینا ہے

میاں محمد اجمل قادری کی قیادت میں وفد نے کمشنر لاہور ڈویژن سے ملاقات کی اور پھر اسی وفد نے شیخوپورہ جا کر ایس پی شیخوپورہ و ڈی سی شیخوپورہ سے ملاقات کی۔

افسران و وفد کے درمیان جو مکالمہ ہوا وہ کچھ یوں ہے

> مسلمانوں کا اشتعال دیکھ کر قادیانیوں نے اپنا قیمتی سامان محفوظ مقامات پر منتقل کر لیا تھا۔

افسران:۔ جن لوگوں نے قادیانی مکانات کو نذر آتش کیا ان کی یہ حرکت شیطانی فعل ہے۔

وفد:۔ چونکہ قادیانیوں نے قرآن مجید کو آگ لگا کر مسلمانوں کو مشتعل کیا ہے تو قادیانیوں کی اشتعال انگیزی کا یہ ردعمل ہے اگر قادیانی پولیس کی وردی کو آگ لگاتے تو پولیس قادیانیوں کو بھون دیتی پھر آپ کا یہ فعل شیطانی فعل نہ ہوتا مگر چونکہ قرآن مجید کو نذر آتش کیا گیا ہے۔ اس کے ردعمل میں آپ مسلمانوں کے اقدام کی اس طرح تضحیک کر رہے ہیں۔

افسران:۔ قادیانیوں کے کتنے گھر جل گئے؟

وفد:۔ شکر کریں کہ قادیانیوں کے چند گھر جل گئے مگر پورا ملک بچ گیا ورنہ قادیانی تو پورے ملک کو آگ لگانے

وفد۔ جن لوگوں کی ناجائز گرفتاریاں ہوئیں ان کو رہا کریں معززین شہریوں کی میٹنگ بلائیں حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔

اس روز مولانا فقیر محمد صاحب نے وفاقی وزراء اور مولانا سراج احمد صاحب دین پوری سے بھی تمام صورت حال پر تبادلہ خیال کیا چیف منسٹر پنجاب کو بھی صورت حال سے باخبر کیا گیا۔ حضرت مولانا عبداللطیف انور مولانا عبدالہادی نے تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں کو لے کر اس سے قبل ڈی سی وایس پی سے ملاقات کی

مولانا عبداللطیف انور حاجی عبدالحمید رحمانی جناب خالد متین مولانا عبدالہادی صوفی محمد علی مولانا اللہ یار اور لبشیر حسین نے دوسرے معززین کے ہمراہ ڈی ایس پی و اے سی ننکانہ صاحب سے ملاقات کی جس کے نتیجہ میں اللہ رب العزت نے فضل فرمایا اور یوں ۶۵ گرفتار شدہ ننکانہ صاحب کے مسلمان یکے بعد دیگرے ضمانتوں پر رہا ہو گئے۔ تین دن میں رہائی کا عمل پورا ہوا۔

اس واقعہ کے دو روز بعد قادیانی و قادیانی نواز قوتیں اپنے منصوبہ کو ناکام دیکھ کر سخت مشتعل ہو گئیں ڈاکٹر مبشر عاصمہ جہانگیر شہناز رفیع، ایس نیفن کو بلا کر تحفظ حقوق انسانی کے نام پر پھر فسادات کرنے کے لئے قادیانیوں کو ابھارا قادیانیوں نے قرآن مجید کو نذر آتش کیا گولی چلا کر دو مسلمانوں کو خاک و خون میں تڑپایا۔ فائرنگ کر کے پورے علاقے کو لرزا دیا۔ اس طرف ان کا دھیان نہیں جاتا کیونکہ ان کو ہمیشہ خواب اپنے ہی مطلب کے آتے ہیں۔ ان کو قادیانیوں کا ظلم نظر نہیں آتا مسلمانوں کے معمولی ردعمل پر وہ برانگیختہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے

ایک مسلم نوجوان نے جلتے ہوئے قرآن پاک پر اپنا سینہ رکھ کر اسے آگ سے بچا لیا۔

اقبال ندیم ایڈووکیٹ تھے۔ وفد نے چیف سیکرٹری کو بتایا کہ ۱۹۷۴ء میں بھٹو صاحب نے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا تو بھی اسی وقت مرزائیوں نے رمضان المبارک کے پہلے عشرے میں کنری ضلع تھرپارکر سندھ میں قرآن مجید کو آگ لگا کر وہاں کے حالات کو بگاڑ کر مسٹر بھٹو مرحوم سے انتقام لینے کی سازش کی تھی اب پنجاب گورنمنٹ نے ان کے صد سالہ جشن پر پابندی لگائی ہے اس پر مرزائیوں نے سوچے سمجھے منصوبہ و سازش سے اسے پرانے طریقہ کار پر عمل کر کے رمضان شریف میں ہی قرآن مجید کو نذر آتش کر کے

کے در پے تھے

افسران:۔ ایک قادیانی کہتا ہے کہ میرے گھر سے چالیس تولے سونا تھا جو ہمیں مل رہا۔

وفد۔ یہ کیس اس میٹنگ سے متعلق نہیں ہے انکم ٹیکس سے متعلق ہے وہ چیک کریں کہ ایک قادیانی کے گھر میں چالیس تولے سونا کیسے آگیا اس کے ذرائع آمد کیا ہیں وہ کتنا ٹیکس دیتا ہے اس سے پوری صورت حال اور قادیانی کذب بیانی آپ پر واضح ہو جائے گی۔

افسران۔ اب حالات کو مزید بگڑنے سے کیسے بچایا جا سکتا ہے؟

بقیہ:۔ دھوبی

نہ ہونا چاہئے بلکہ اس شخص کا احسان مند اور شکر گزار ہونا چاہئے جو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دھوبی کی طرح آپ کے گناہ دھوتا ہے۔ ایک وقت آئے گا اور انشاء اللہ ضرور آئے گا کہ آپ اپنے نیک مقاصد کو پا کر اپنی حسین اور تابناک منزل پر متبسم ہوں گی اور آپ کا غیبت کرنے والا آپ کے عیوب کو شہرت دینے والا خود اپنی آگ میں بھسم ہو چکا ہو گا۔

یادِ رفتگاں

ژوب کے مجاہد ختم نبوت

حضرت حاجی صوفی محمد علی مرحوم

وہ سیاسی کاموں پر تحریک ختم نبوت کے کام کو اولیت دیتے تھے

ژوب کے باسی آج تک اس واقعے کو نہیں بھولے ہیں اور آج بھی مزے لے لے کر اس واقعہ کو اپنی مجلسوں میں دہراتے ہیں۔ جب ایک پرہجوم جلوس نے ایک نوجوان کو اپنے کندھوں پر اٹھایا ہوا تھا اور فلک شگاف نعرے لگا رہا تھا۔ شیر فورٹ سنڈیمن زندہ باد (ژوب کا پرانا نام) فخر ژوب زندہ باد یہ ایک بڑا جذباتی منظر تھا۔ واقعہ کچھ یوں تھا کہ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں کچھ زخمی سول ہسپتال ژوب لائے گئے۔ جن میں مرد عورتیں بچے اور بوڑھے خونی حالت میں شامل تھے شہر کے لوگ اور ان کے لواحقین بھی حادثے کا سن کر ہسپتال پہنچنا شروع ہو گئے اسی دوران حاجی صوفی محمد علی صاحب بھی وہاں پہنچ گئے دیکھا کہ زخمی ہسپتال کے برآمدے میں بغیر کسی طبی امداد کے کسمپرسی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ حاجی صاحب نے موقع پر موجود لوگوں سے پوچھا کہ ابھی تک ڈاکٹر نہیں آئے تو انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹروں کے پاس ہم گئے تھے مگر وہ نہیں آ رہے ہیں تو یہ سن کر حاجی صاحب خود ڈاکٹر کے گھر کی جانب روانہ ہوئے دروازہ کھٹکھٹایا ڈاکٹر نکلے تو انہوں نے انہیں آنے کے لئے کہا لیکن ڈاکٹر نے بڑی لاپرواہی سے حاجی صاحب کو جواب دیا ڈاکٹر کے جواب پر آپ برہم ہوئے جس پر ان کے درمیان تلخ کلامی ہوئی اس دوران ڈاکٹر نے پولیس کو فون کیا کہ یہاں کوئی آدمی میرے کام میں مداخلت کر رہا ہے پولیس نے آکر آپ کو گرفتار کیا جس پر شہر کے لوگ اشتعال میں آ گئے اور پولیس اور ڈاکٹر کا گھیراؤ کیا اس وقت کے پولیٹیکل ایجنٹ نے ملیشیا کو مدد کے لئے طلب کیا مگر لوگوں کے اشتعال کے سامنے ملیشیا نے بھی ہتھیار ڈال دیئے کیونکہ شہر کے تمام لوگ اپنے ہتھیار گھروں سے لے آئے تھے اور مکانوں کی چھتوں پر مورچے سنبھال لئے تھے آخرکار ۲۴ گھنٹے کی کشمکش کے بعد آپ کو چھوڑ دیا گیا اور ڈاکٹر کو ۲۴ گھنٹے کے نوٹس پر شہر بدر کیا گیا۔

یہی وہ مرد مجاہد تھے جو بعد میں تحریک ختم نبوت کے عظیم مجاہدوں کی صف میں شامل ہوئے تھے۔

حاجی صاحب جنوبی پشتونخوا کے مشہور گاؤں خانزئی کے رہنے والے تھے خانزئی وہ گاؤں ہے جو

> **ایک ڈاکٹر نے انہیں گرفتار کرادیا۔ پورا شہر سراپا احتجاج بن گیا۔**

تعلیم کے لحاظ سے صوبہ بلوچستان میں سب سے آگے ہے۔ جہاں برصغیر کے مشہور عالم شاعر طبیب اور سیاستدان علامہ عبدالعلی پیدا ہوئے۔ اور جہاں پر صوفی مشہور بزرگ میاں عبدالحکیم مشہور بنا صاحب پیدا ہوئے جہاں برصغیر کے مشہور عالم شاعر فاضل حافظ خان محمد مرحوم رہتے تھے۔ جہاں کی مٹی نے اور بہت سی مشہور ہستیوں کو جنم دیا ہے

حاجی صاحب بچپن ہی میں والد کی شفقت سے محروم ہوئے تو ان کی کفالت کی ذمہ داری ان کے نوجوان بھائی حاجی امیر علی کے کندھوں پر آئی حاجی صاحب کا خاندان ایک عام غریب دیہاتی خاندان تھا جن کا گذر اوقات محنت مزدوری پر ہوتا تھا۔ بچپن میں آپ کو گاؤں کے اسکول میں داخل کرایا گیا لیکن بیماری کی وجہ سے ان کو پرائمری ہی میں سکول چھوڑنا پڑا بعد میں ان کے بڑے بھائی انہیں علاج کی غرض سے کلکتہ لے گئے تندرست ہونے کے بعد واپس آئے مگر چونکہ بڑے بھائی کو مزدوری کی وجہ سے باہر رہنا پڑتا تھا اس لئے آپ گھر پہ رہے جوانی میں اپنے بھائی کے ساتھ ژوب آئے یہاں آکر تجارت شروع کی اور آخری دم تک تجارت کرتے تھے۔

چونکہ حاجی صاحب کی تعلیم نہیں تھی لیکن علمائے کرام کی صحبت میں رہ کر آپ نے ان سے بہت کچھ سیکھا۔

۱۹۶۸ء میں جناب فیاض حسن سجاد سٹاف رپورٹر روزنامہ جنگ جو خود بھی ژوب کے رہنے والے تھے نے حاجی محمد علی کو تنظیم ختم نبوت میں شامل ہونے کی دعوت دی چونکہ آپ خود مذہبی اور علمی کاموں میں دلچسپی رکھتے تھے اس لئے آپ نے یہ دعوت قبول کر لی اور جناب مولانا محمد علی جالندھری کے ژوب کے دورے کے دوران آپ باقاعدہ طور پر اس میں شامل ہوئے۔ اور اپنی خداداد صلاحیتوں اور محنت کی وجہ سے آپ کو ژوب کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا ژوب میں ختم نبوتؐ کا پہلا جلسہ آپ کی صدارت میں ہوا تھا اور اس کے بعد جتنے بھی جلسے وغیرہ ہوئے ان سب کا انتظام آپ کرتے تھے اور آخرکار آپ ہی کی کوششوں کے باعث ژوب پورے پاکستان میں وہ واحد ضلع قرار پایا جہاں پر مرزائیوں کا داخلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ممنوع قرار دے دیا گیا۔ اور مرزائیوں کے خلاف سب سے مؤثر آواز ژوب ہی سے اٹھی۔ جس کے دوران ہڑتالیں ہوئیں حاجی صاحب اور ان کے رفقاء کار نے جیلوں میں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں لیکن ان کے پائے استقامت میں کوئی لغزش نہ آئی آخرکار حکومت کو ان کے سامنے ہار ماننی پڑی اور ایک حکم کے تحت مرزائیوں کو خارج از اسلام قرار دے دیا گیا۔

حاجی صاحب صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے غریبوں اور حاجت مندوں کے ہمدرد تھے رفاہ عامہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے ژوب شہر کے لئے قبرستان کے چبوتروں کی فراہمی کا ذمہ آپ نے اپنے ذمے خود اٹھایا تھا

حاجی صاحب سیاست سے دلچسپی رکھتے تھے لیکن عملی طور پر انہوں نے اپنی تمام سرگرمیاں تحریک ختم نبوتؐ کے لئے وقف کر دی تھیں۔

باقی صفحہ ۲۱ پر

ایک کھلا خط

وزیر اعظم بینظیر بھٹو کے نام

از:۔ خالد افضل صدر عالمی مجلس سکندر پور ہری پور

خدائے بزرگ و برتر کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس عظیم ذات نے آپ کو مملکت پاکستان کی پہلی خاتون وزیر اعظم ہونے کا شرف بخشا اس شاندار کامیابی پر آپ خود اور پیپلز پارٹی کے...... کارکن خدائے بزرگ و برتر کا جتنا بھی شکر بجا لائیں کم ہے۔

دنیائے اسلام کے ایک عظیم اسلامی ملک کی مسلمان سربراہ ہونے کی حیثیت سے جہاں آپ پر فرض منصبی کی ادائیگی کی دیگر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہاں آپ کا یہ بھی فرض بنتا ہے کہ آپ ان مذہبی اور اسلامی اقدار کا تحفظ بھی لازمی طور پر کریں کہ جن کی بنیاد پر یہ وطن عزیز معرض وجود میں آیا تھا۔

ان اقدار میں سے رب کائنات کی واحدانیت کے بعد ایک انتہائی اہم بات نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ بھی ہے۔

پاکستان کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ ۱۹۵۳ کی ملک گیر تحریک ختم نبوت میں دس ہزار سے زائد مسلمان شہید ہوئے ایک لاکھ مسلمان گرفتار ہوئے اور دس لاکھ مسلمان متاثر ہوئے یہ اسی تحریک کا نتیجہ تھا کہ ۱۹۷۴ء میں جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا میرے خیال میں یہی بات جناب بھٹو کی موت کا باعث بنی کیونکہ جس شخص کی گواہی کی وجہ سے جناب بھٹو کے خلاف فیصلہ ہوا وہ وعدہ معاف گواہ مسعود محمود قادیانی تھا یہی وجہ ہے کہ جناب بھٹو کی موت پر قادیانیوں نے خوشیاں منائیں مٹھائیاں تقسیم کیں اور ایک دوسرے کو مبارکباد دیں اور پھر شاہنواز بھٹو کی موت پر بھٹو خاندان کی نسل ختم ہو جانے کی پیش گوئیاں کیں۔

آج جب کہ عوامی حکومت برسر اقتدار آئی ہے تو قادیانیوں نے پھر پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے ہیں اور ملک دشمن کارروائیوں کا آغاز کر دیا ہے تحریر و تقریر کی آزادی کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے قاتل قادیانیوں کی سزائے موت بھی ختم کر دی گئی محترمہ وزیر اعظم صاحبہ اگر مندرجہ بالا ثبوت کے باوجود آپ اپنے والد گرامی کے اصل قاتلوں سے کسی خاص سیاسی مصلحت کے تحت پہلوتہی کر رہی ہیں تو یہ آپ کی اپنی اور آپ کے رفقائے کار کی سوچ ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ۱۹۸۴ء کو ساہیوال میں دو بے گناہ مسلمانوں کو شہید کرنے والے قادیانیوں کی سزائے موت کو عمر قید میں بدلنا کہاں کا انصاف ہے ۱۹۸۵ء کو سکھر کی جامع مسجد میں بم پھینک کر خدا کے گھر کی بے حرمتی کرنے اور دو بے گناہ نمازیوں کو شہید اور تیرہ کو زخمی کرنے والے قادیانیوں کی سزائے موت ختم کرنا کہاں کی دانشمندی ہے

محترمہ وزیر اعظم صاحبہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کا قتل بلوچستان کو احمدی صوبہ بنانے کی کوشش، کشمیر کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا منصوبہ، مشرقی پاکستان کی علیحدگی۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کو تختہ دار تک پہنچانے کے لئے گواہی سیاچن گلیشیئر کی سازش سانحہ اوجڑی کیمپ حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیر کا قتل، علامہ عارف حسین الحسینی کا قتل، صدر ضیاء الحق اور ان کے ساتھیوں کا قتل علمائے کرام کا اغواء اور قتل ملک کے بڑے بڑے شہروں میں تخریب کاری کے واقعات کراچی اور حیدرآباد میں ہنگامے اور بموں کے دھماکے یہ سب ایسے واقعات ہیں کہ جن میں قادیانی براہ راست ملوث ہیں ان واقعات کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد حکومت وقت اور بالخصوص جناب وزیر اعظم صاحبہ کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ قادیانیوں کے ہاتھ حکومت پاکستان کی شہ رگ کے کتنے قریب ہیں یہ سب واقعات قادیانیت کی ننگی جارحیت کی زندہ مثالیں ہیں جو پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کے لئے انتہائی دکھ کرب اور پریشانی کا باعث ہیں محترمہ وزیر اعظم صاحبہ جو لوگ آپ کے باپ کے نہ ہو سکے وہ آپ کے ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتے اس لئے کہ یہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں یہ خدا کے دشمن ہیں یہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دشمن ہیں یہ اسلام کے دشمن ہیں یہ غدار قوم ہیں یہ ننگ انسانیت ہیں۔ یہ نمک حرام خود غرض مطلب پرست دھوکے باز بے ایمان اور آستین کے بچھو ہیں اس لئے اس سازشی ٹولے سے ہوشیار رہیں اور یہ سمجھ لیں کہ جو لوگ آپ کے باپ کی موت پر جشن منا سکتے ہیں وہ آپ کے وفادار کبھی نہیں ہو سکتے آپ ان کو خوش کرنے کے لئے اپنی دنیا اور عاقبت کو برباد نہ کریں اور نہ ہی پاکستان کے کروڑوں مسلمانوں کی ناراضگی مول لیں اس لئے کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور اس میں بسنے والوں کی اکثریت مسلمان ہے آپ اس ملک کا اسلامی تشخص برقرار رکھیں۔

حمد باری تعالیٰ

ذکر تیرا کروں میں بیان
اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ

ذات باری! ترے سوا ہر شے
بالیقیں، کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ

تو ہے مسجود کل جہاں کے لئے
وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ یَسْجُدَانِ

منضبط ہے نظام دیکھو تو
اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ

ہے تمہارے لئے یہی بہتر
دیکھو، اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ

نخل جن کے ثمر غلافوں میں
وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّیْحَانُ

تری نعمت کو کون جھٹلائے
مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ

عقل سے ماورا کرشمے ہیں
یَخْرُجُ مِنْھُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ

وہ غنی، شاہ گدا ہیں سب محتاج
سَنَفْرُغُ لَکُمْ اَیُّہَ الثَّقَلٰنِ

(ندیم نیازی)

نونہالان ختم نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

اسلام کی پہلی شہیدہ

ہاں یہ اعزاز اللہ

نے عورت کے لئے مخصوص کردیا کہ اسلام پر جان کا

نذرانہ بھی سب سے پہلے ایک خاتون نے پیش کیا یہ

حضرت سمیہؓ تھیں۔

جسے دنیائے کفر کے سفاک نمائندوں نے

رسیوں سے جکڑ دیا۔ پھر اس مظلوم کے دونوں پاؤں

دو جانوروں سے باندھ دیئے اور پوچھا اب بتاؤ کہ

جان بچاؤ گی یا ایمان!

جسم میں کمزور مگر ایمان میں مضبوط سمیہؓ کا

دو ٹوک جواب تھا ایک جان ہی تو ہے۔

اے کاش! ایسی کئی جانیں میرے تصرف

میں ہوں تو قربان کر دوں!!

مگر!

مولا سے وفا ہوگی دو ٹکڑے ہو جانا

منظور ہے مگر جبین نیاز کے لئے در آستانے گوارا نہیں۔

ستمگر تجھ سے امید کرم ہوگی، جسے ہوگی۔

مجھے تو دیکھنا یہ ہے کہ تو ظالم کہاں تک ہے۔

یہ منظر چشم فلک نے دیکھا اور تاریخ نے نوٹ

کیا دونوں جانور مختلف سمتوں میں دوڑا دیئے گئے۔

سمیہؓ دو لخت ہوگئی۔ مگر رو معبود۔ دو مسجود۔ دو

مشکل کشا کو تسلیم نہ کیا۔

منجانب: عطاء الرحمٰن انجم بھیر کنڈ مانسہرہ۔

بوجھ اتنا رکھو جس کو برداشت کرسکے

حضرت سہل فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کا ایک اونٹ پر گذر ہوا جس کی یہ حالت ہوگئی

تھی کہ اس کی کمر اس کے پیٹ سے لگ گئی تھی اس

پر آپؐ نے ارشاد فرمایا اے لوگو ڈرو اللہ سے ان بے

زبان جانوروں کے معاملہ میں پس ان پر سواری کرو جبکہ وہ

اسکی طاقت رکھتے ہوں اور تھکنے سے پہلے ان سے کام

لینا چھوڑ دو یعنی اس اونٹ پر بوجھ زیادہ لادا جاتا تھا

اس کو پیٹ بھر کر کھانا نہیں ملتا تھا پس جانوروں پر نہ

اتنا بوجھ رکھنا چاہیئے جس کی ان میں برداشت نہ ہو

اور نہ ان پر زیادہ سواری کرنی چاہیئے کیونکہ بیچارے

اپنا حال اپنی زبان سے نہیں کہہ سکتے اور ان کو زیادہ بھگانے

کی بھی ممانعت ہے۔

(محمد ہارون حازی مانسہرہ)

جذبات

ذکری اور مرزائی دونوں کافر ہیں

دونوں سے بچ بھائی دونوں کافر ہیں

یہ دونوں ٹولے شیطان کے چیلے ہیں

ان کا مذہب عیاشی ہے میلے ہیں

یہ دونوں ٹولے اسلام کے باغی ہیں

نبی خاتمؐ کے احکام کے باغی ہیں۔

ذکری اور مرزائی دونوں کافر ہیں

دونوں سے بچ بھائی دونوں کافر ہیں

(محمد سلیمان کراچی)

حضرت انس بن نضرؓ

احد کی لڑائی میں جب مسلمانوں کو شکست

ہوئی تو کسی نے خبر اڑا دی کہ حضورؐ پاک شہید

ہوگئے ہیں اس وحشتناک خبر سے جو اثر صحابہؓ

پر ہونا چاہیئے تھا وہ ظاہر ہے اسی وجہ سے اور

بھی پریشانی ہوئی حضرت انسؓ چلے جا رہے تھے

کہ مہاجرین اور انصار کی ایک جماعت میں حضرت

عمرؓ اور حضرت طلحہؓ پر پڑی کہ پریشان حال

تھے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے ان حضرات نے کہا۔

حضورؐ شہید ہوگئے حضرت انس نے کہا پھر تم

زندہ رہ کر کیا کرو گے تلوار ہاتھ میں لو اور چل کر لڑو

چنانچہ حضرت انسؓ نے خود تلوار ہاتھ میں لی اور

اور کفار کے جھگڑے میں لڑتے رہے اور اس وقت

تک لڑتے رہے جب تک شہید نہ ہوگئے۔ ان

کا مطلب یہ تھا کہ جس ذات کے دیدار کے لئے جینا

تھا جب وہ ہی نہیں رہی تو پھر جی کر کیا کرنا ہے

چنانچہ اسی میں اپنی جان نثار کردی۔

میمونہ طاہرہ سرگودھا

کلمات حکمت

(جنید احمد صدیقی خوشاب)

دنیا میں اگر کوئی محنت کا قدردان ہوتا تو گدھا

سب سے زیادہ قابل قدر ہوتا؟

صنعت صانع پر آنکھ کھول۔ اور لب بند

رکھ کیونکہ استاد کے خط کو دیکھنا پڑھنے سے

مفید ہے؟

زاہدان ریائی کے مسواک اس لئے ہیں کہ

دندان طمع تیز کریں اور تسبیح اس لئے کہ لوگوں کے عیب

شمار کریں؟

جو بلی مندر میں رہتی ہے وہ دیوتا سے نہیں ڈرتی!

مت بھول

۱۔ اپنی موت کو۔

۲۔ خدا کو۔

۳۔ دوسرے کے قرض کو۔

۴۔ اپنے وعدے کو۔

۵۔ ماں باپ کی وصیت کو۔

۶۔ زندگی کے صحیح مقصد کو۔

۷۔ عزیز و اقارب اور صلہ رحمی کو۔

(محمد عبداللہ انور میلسی)

لطیفہ

باپ بیٹے سے:- بیٹا آپ معاشرتی علوم کے

پرچے میں کیوں فیل ہوئے۔

بیٹا:- استاد نے وہ سوال پوچھے۔

کہ میں پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔

محمد زبیر خان۔ ہائی سکول ٹانک۔

حضرت ابو حلیم حبیب بن سالم الراعی رحمۃ اللہ علیہ

انسیاض انور گجراتی گوجرانوالہ

آپ حضرت سلمان فارسیؓ کے صحبت یافتہ تھے بکریاں چلاتے رہتے دریائے فرات پر رہتے تنہائی کو پسند فرماتے تھے ایک صاحب نسبت شخصیت کا بیان ہے کہ ایک دن میں وہاں سے گزرا آپ نماز میں مشغول تھے۔ آپ کی بکریوں کو بھیڑیے چرا رہے تھے۔ میں نے دل ہی میں سوچا کہ اس شخص میں اہل اللہ کی نشانیاں پائی جاتی ہیں میں وہاں کھڑا منتظر رہا۔ آپ نماز سے فارغ ہوئے میں نے سلام عقیدت پیش کیا۔ آپ نے سوال فرمایا بیٹا کس کام کے لئے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا زیارت کے لئے آپ نے فرمایا خیرک اللہ میں نے پوچھا حضرت یہ بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بکریوں کا چرواہا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا ہے۔ یہ فرما کر ایک پتھر کے نیچے سے لکڑی کا ایک پیالہ نکالا جس میں دودھ تھا اور پھر ایک پیالہ نکالا جو کہ شہد سے بھرا ہوا تھا میں نے دریافت کیا حضرت یہ کیا رتبہ ہے اور آپکو یہ بلند مقام کیسے حاصل ہوا ہے۔ فرمایا امام المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور تابعداری سے یہ نعمت عظمیٰ اللہ میاں نے مجھے عطا فرمائی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی انعام واکرام کرنے والا نہیں وہ صرف تنہا ہی ذات ہے کہ جو ہر ایک کا خیال فرماتی ہے۔ پھر آپ نے مزید فرمایا بیٹا تم جانتے ہو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امتی، اگرچہ ان کے مخالف تھے اللہ تعالیٰ انہیں پتھر سے پانی عنایت فرماتے تھے حضرت موسیٰؑ کا مقام سید الکونین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کم ہے اگر یہاں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرمؐ کی تابعدار امت کے لئے پتھر کے نیچے سے دودھ اور شہد کا پیالہ عطا فرما دے تو حیران نہیں ہونا چاہیئے میں نے نصیحت کے لئے عرض کی تو آپ نے فرمایا۔ دل کو حرص کا صندوق اور پیٹ کو حرام غذا کا مقام نہ بناؤ فرمایا انہی دو چیزوں میں تباہی ہے اور انہی دو چیزوں میں نجات ہے۔

(ماخذ: شواہد النبوت مصنف حضرت نور الدین عبدالرحمٰن جامیؒ)

"لشکر دل"
لشکر دل کی وضاحت ایک مثال سے کی جا سکتی ہے

صادق علی زاہد ننکانہ صاحب

"جسم ایک شہر ہے" ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء اس شہر کے کاریگر ہیں۔ شہوت (خواہشات) کی حیثیت خراج وصول کرنے والے عامل کی سی ہے غصہ کوتوال شہر ہے دل اس شہر کا بادشاہ ہے اور عقل (دانائی) اس کا وزیر عقلمند ہے بادشاہ کو نظم مملکت چلانے کے لئے ان سب کی اشد ضرورت ہے۔ خراج وصول کرنے والا عامل (خواہشات) اور دروغ گو ہونے کے علاوہ واہیات، فضول اور حریص بھی ہے اور وزیر (عقل) جو کچھ بھی کہتا ہے اس کی مخالفت کرنا اس کی فطرت ہے اور اسکی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ مملکت میں جو کچھ بھی ہو اس کو خراج کے بہانے لوٹ لیا جائے اور کوتوال شہر (غصہ) بہت ہی شدت پسند، سخت گیر اور تند خو واقع ہوا ہے اور ہر وقت مار دھاڑ اور شکست و ریخت کو پسند کرتا ہے اور جس طرح بادشاہوں کا دستور ہوتا ہے کہ ہر کام سے پہلے وزیر سے مشورہ لیتے ہیں اور جس

باقی صفحہ ۲۱ پر

مکتوب ننکانہ

- عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس۔
- قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں، گندگی کا نام ہے۔
- قادیانی — غدارانِ وطن یا سازشی ٹولہ

تحریر: حبیب احمد عابد

پروفیسر غازی احمد، صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ، مناظرہ ختم نبوت مولانا اللہ وسایا اور دیگر علماء کا خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب گذشتہ چھ سال سے کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس اور انٹرنیشنل کوئز مقابلے انعامی تحریری مقابلے کا اہتمام کرتی چلی آرہی ہے۔ جس کا مقصد سوائے زمانہ فتنہ قادیانیت کا تعاقب اور مسلمانوں عام میں تحفظ ختم نبوت کا جذبہ پیدا کرکے پرچم جہاد ختم نبوت کو بلند کرنا ہے۔

اس کانفرنس کے انعقاد نے قادیانیت کے مکروہ چہرے سے نقاب اٹھا کر اس کا اصلی روپ عوام الناس کو دکھایا ہے۔ اور ہر زاویہ سے قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ غرض یہ ہے کہ اس ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد سے نہایت مفید اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

کانفرنس مرکزی جامع مسجد قریشیہ سراجیہ ننکانہ صاحب میں رات ٹھیک نو بجے ڈاکٹر صولت نواز کی تلاوت سے شروع ہوئی اور رات ۳ بجے قاری مغیث الدین شیخ کے پرمغز خطاب سے اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس میں مختلف مکتبہ فکر کے جید علماء کرام اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی ممتاز شخصیات نے شرکت کی۔ جن میں ممتاز مسلم اسکالر پروفیسر غازی احمد، علامہ محمد سعید احمد مجددی، حضرت مولانا اللہ وسایا آف ملتان، صاحبزادہ طارق محمود صاحب، مجاہد ختم نبوت، صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ صاحب، مغیث الدین شاہد صاحب، حاجی عبدالحمید رحمانی اور طاہر رزاق کے اسمائے گرامی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ جب کہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض محمد متین خالد صدر مجلس ہذا اور خطبہ استقبالیہ مولانا شوکت علی شاہد ناظم مجلس نے پڑھا۔ کانفرنس کی صدارت پروفیسر غازی احمد صاحب نے کی۔ فتنہ قادیانیت کے خلاف اسلام کی چلتی پھرتی تلوار اور نوجوان شعلہ بیاں مقرر طاہر رزاق نے اپنے پرجوش خطاب میں کہا کہ وطن عزیز پاکستان جو کہ لاتعداد قربانیوں کا ثمر ہے۔ جس کے حصول کے لئے ہمارے اسلاف کو خون کی ندیاں عبور کرنی پڑیں۔ جسے حاصل کرنے کے لئے قابل فخر ماؤں نے اپنے جگر گوشوں کو موت کے منہ میں روانہ کیا۔ طلبہ کو اپنی تعلیم کو خیرباد کہنا پڑا۔ اسی پاکستان کے اندر خون کی ہولی کھیلی جا رہی ہے صوبائیت کا جھگڑا کھڑا کر دیا گیا ہے۔ مسلمان سے ہی مسلمان کا گلا کٹوایا جا رہا ہے۔ اس سنگین سازش کے پس پردہ بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر قادیانیت کا گندا اور غلیظ ہاتھ کارفرما ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو آزادی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے ملی تھی۔ ہم انکاری نہیں۔ انہوں نے دلخراش الفاظ میں قادیانیوں پر واضح کیا کہ ہم نے تسلیم کیا کہ تمہارے پاس بہت سے وسائل ہیں۔ اسی لئے تم اپنے یہودی اور سامراجی آقاؤں کی جوتیاں چاٹ رہے ہو۔

فاتح ربوہ مولانا اللہ وسایا نے اپنے خطاب میں کہا کہ مرزائیت یا قادیانیت کسی مذہب یا گروہ کا نام نہیں بلکہ گندگی کا نام ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں نے ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت پاکستان میں کلیدی آسامیوں پر بھرپور قبضہ کی کوششیں شروع کر دی ہیں۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ اقوام متحدہ میں پاکستانی سفیر کی حیثیت سے متعین بدنام تخریب کار گروہ کے نمائندے نسیم احمد قادیانی کو فی الفور اقوام متحدہ سے نکالا جائے۔ اپنے خطاب میں صاحبزادہ طارق محمود نے کہا کہ موجودہ وقت میں مرزا قادیانی جہنم مکانی کے پیروکاروں کا عبرتناک انجام اور باطل قادیانی مذہب کا مسلسل زوال اس بات کا شگون ہے کہ اب آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور سچی ختم نبوت کا پرچم سب سے بالا لہرائے گا۔

اور مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے سرپرست اعلیٰ حاجی عبدالحمید رحمانی نے کہا کہ قادیانیوں کو بتا دو کہ ہم نے نواز شریف، بے نظیر یا جنرل ضیاء الحق کا کلمہ نہیں پڑھا ہے۔ ہم نے کلمہ آمنہ کے لال کا پڑھا ہے۔ ہم اس کلمہ کی حرمت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی خاطر ہر دم جائز قدم اٹھائیں گے۔ جو فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے حق میں جاتا ہو۔

عالم خواب میں حضور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اسلام قبول کرنے والے (سابقہ ہندو) موجودہ مسلم سکالر پروفیسر غازی احمد صاحب اور ممتاز مجاہد ختم نبوت صاحبزادہ افتخار الحسن شاہ صاحب ہر دو شخصیات نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فتنہ قادیانیت کا بانی مرزا قادیانی شخصیت اور کردار کے لحاظ سے ایک ابتر اور نامکمل انسان تھا۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا۔ لیکن قادیانیوں نے قومی اسمبلی کے اکثریتی فیصلے کو اب تک قبول نہیں کیا۔ اور آج تک بھی اپنے آپ کو مسلمان کہلوا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو "احمدی" کہنا کفر ہے۔ شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی لاہور کے چیئرمین قاری مغیث الدین شیخ نے اپنے مخصوص اور نہایت مدبرانہ خطاب میں مرزائیت اور مرزائی سازش پر تفصیلاً روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ فتنہ مرزائیت اور اس کے پیچھے کارفرما سازشیں اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں رہیں۔ پاکستان بننے کے فوراً بعد فوج، بیوروکریسی ذرائع ابلاغ، اٹامک انرجی اور دیگر اہم اور حساس شعبوں میں ایک منظم سازش کے تحت اس ملک دشمن گروہ نے اپنے قدم جمائے۔ جس کا خمیازہ آج تک حکومت پاکستان اور پاکستانی قوم کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ ائیر مارشل ظفر چوہدری اور اٹامک انرجی کا ایک سینئر اعلیٰ آفیسر فرحت اللہ بابر جو کہ دونوں قادیانی جماعت کے سرگرم رکن ہیں۔ اور سارا ملک ان دونوں کو قادیانی اور غدار وطن کی حیثیت سے جانتا ہے ان دونوں قادیانیوں نے بھارت اور اسرائیل کو پاکستان کے اہم دفاعی راز فراہم کئے۔ بعد ازاں فرحت اللہ بیگ فرار ہو گیا۔ اس کی غیر موجودگی میں ملک کی جانب سے اس کے نام سے اخبارات میں اشتہارات بھی شائع ہوتے رہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم ان آستینوں کے سانپوں کی شکایت کریں تو کس سے کریں۔

بعد ازاں حاضرین و مقررین کی اکثریت رائے سے متفقہ طور پر یہ قرار دادیں منظور کی گئیں۔

★ قادیانیوں کے خلاف اسلام سرگرمیوں کی روک تھام کیلئے آرڈیننس پر موثر طور پر عمل درآمد کرایا جائے۔

★ مرزائی غیر مسلموں کے معبد خانوں کی ہیئت کا تقرر کر کے اہل اسلام کی مساجد کے ساتھ ان کی مشابہت ختم کرنے کے فوری اقدامات کیے جائیں۔

★ مرزائیوں کی صحیح مردم شماری کروا کر ان کی تعداد کے تناسب کے لحاظ سے سرکاری ملازمتوں میں ان کا کوٹہ مقرر کیا جائے۔

★ شناختی کارڈ، پاسپورٹ اور سکول اور کالجوں کے فارموں پر مذہب کا خانہ رکھا جائے۔

★ افواج پاکستان میں منکرین جہاد مرزائیوں کی بھرتی پر پابندی عائد کی جائے۔ اور افواج پاکستان کو ان مرتدوں سے پاک کیا جائے۔

★ مرزائی خاندان کے ترجمان "اخبار الفضل" پر قادیانی عقائد باطلہ کی تشہیر کی وجہ سے فی الفور پابندی عائد کی جائے۔

★ قادیانیوں کی کمین گاہوں سے اسلحہ برآمد کیا جائے۔

★ ربوہ کا نام صدیق آباد رکھا جائے۔

★ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشوں کے مطابق پاکستان میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کر کے اسلام کے تحفظ کا فریضہ ادا کیا جائے۔

بقیہ: نونہالان

عاملوں کی دشمنی کرتے ہیں اور جو کچھ وزیر کے خلاف کہہ جائے اس پر کان نہیں دھرتے بلکہ کوتوال شہر کو اس قسم کے عاملوں پر مسلط کر دیتے ہیں تاکہ انہیں فضول اور لغو کاموں اور باتوں سے منع رکھے اور خود کوتوال کو بھی گاہے گاہے ڈانٹ ڈپٹ پلاتے رہتے ہیں تاکہ یہ بھی پاؤں حد سے باہر نہ نکالیں بالکل اسی طرح ایک بادشاہ جسم (دل) عامل اور کوتوال (شہوت اور غصہ) کو وزیر (عقل) کے زیر فرمان رکھے تو مملکت جسم امن امان قائم رہتا ہے اور راہ حق پر گامزن ہونے کا رستہ آسان ہو جاتا ہے لیکن اگر عقل کو شہوت اور غصہ کے زیر فرمان کر دے تو مملکت تباہ و برباد ہو جاتی ہے اور ایک دن بادشاہ خود بھی بدبختی کا شکار ہو جاتا ہے۔

(از نسخہ کیمیا - امام غزالیؒ)

بقیہ: محمد علی صوفی

حاجی صاحب نے ساری عمر سماجی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا آخری دم تک اپنے مفاد اور فائدے کے لیے کوئی کام نہیں کیا۔ اور حق اور سچائی کی خاطر بڑے سے بڑا نقصان برداشت کیا اور اس راستے کو چھوڑنے کے لیے ہر پیشکش کو ٹھکرا دیا

۲۴ اپریل ۱۹۸۸ء کو آپ پر فالج کا حملہ ہوا اور آپ کو ٹرسٹ کے ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ کافی کوششوں کے باوجود آپ صحت یاب نہ ہو سکے اور بالآخر ۵ مئی ۱۹۸۸ء بمطابق رمضان کی ۱۸ تاریخ کو آپ اپنے خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون اور اپنے آبائی گاؤں خانوزئی میں سپرد خاک کیا گیا۔

آپ کی موت سے دینی اور سماجی حلقوں میں جو خلاء پیدا ہوا ہے وہ ایک بہت بڑے عرصے تک پورا نہیں ہو سکے گا اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے آمین۔

اخبار ختم نبوت

قرآن حکیم انسانوں کیلئے مینارۂ نور ہے۔ مولانا محمد اسحاق خان احمدانی

دبئی (پ ر) قرآن حکیم ساری نوع انسان کے لئے ایک ایسا مینارہ ہے۔ جس میں کوئی ردوبدل ممکن نہیں۔ اور یہ انسان کو دنیا و آخرت کی کامیابی اور فلاح و بہبود کا کفیل و ضامن ہے۔ مادیت اور سرکشی کے اس بحران اور طوفانی دور میں قرآنی ہدایت کی طرف رجوع کی اہمیت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ کیوں کہ انسان کے پاس موجودہ مادی ترقی کے نتیجے میں تباہی کے جو وسائل آج موجود ہیں۔ ماضی میں کبھی نہ تھے۔ اس انسان کو نور ہدایت سے صحیح راہ پر نہ ڈالا تو اس کائنات اور اس کے اندر موجود انسانوں اور دوسری مخلوق کی تباہی و ہلاکت کی خوفناک سے خوفناک راہیں نکالتا چلا جائے گا۔ جس کے مظاہرے آج کرہ ارض کے مختلف خطوں میں مختلف انداز سے دیکھ رہے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار جمعیۃ اہلسنت والجماعۃ متحدہ عرب امارات کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا محمد اسحاق خان المدنی نے نماز تراویح میں ختم قرآن کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ یہ تقریب جمعیۃ اہلسنت والجماعۃ دبئی کے سیکرٹری اطلاعات حافظ بشیر احمد کی مسجد میں منعقد ہوئی۔ جہاں پر حافظ بشیر احمد صاحب نے نماز تراویح میں قرآن پاک مکمل کیا۔

مرکزی حکومت سے قادیانی کرنل عزیز ملک کو برطرف کرنے کا مطالبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حافظ آباد کے رہنما حافظ عبدالرؤف، جاوید حسین، محمد رشید اختر، شمس الرحمٰن، ضیاء الرحمٰن، اور محمد عبدالفتح محمد نے مشترکہ بیان میں مرکزی حکومت کی طرف سے ضلع گوجرانوالہ میں پیپلز ورکس پروگرام کے انچارج قادیانی ریٹائرڈ کرنل عزیز الملک قادیانی کو نامزد کرنے پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی کی جگہ کسی مسلمان کو نگران مقرر کیا جائے۔ اور حکومت مرکزی سطح پر قادیانیوں کی سرگرمیوں کی کڑی نگرانی کرے۔ حافظ آباد کے کارکنوں نے ضلع کی انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بخشی شاہ رحمٰن کے مرکز پر قادیانیوں کا محاسبہ کرے۔

اہل دھنوٹ کا جذبۂ ایمانی

شیزان بند۔

دھنوٹ کی ایک ممتاز دینی شخصیت جناب سید عبدالقادر شاہ بخاری نے عیدالفطر کے موقع پر اپنے خطاب میں مسلمانوں کو قادیانیوں کے ناپاک عزائم کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا اور مسلمانوں سے اپیل کی۔ اور بار بار اعادہ کیا کہ وہ آئندہ کوئی مسلمان شیزان مصنوعات کا استعمال نہیں کرے گا۔ چنانچہ اہل دھنوٹ نے جذبہ ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے شیزان مصنوعات خصوصاً شیزان بوتل کا بائیکاٹ کر دیا اور ان شاء اللہ پورے دھنوٹ میں آپ کو شیزان کی کوئی بوتل نہیں ملے گی۔

کنسری کیجانب سے صحافیوں کیلئے افطار پارٹی

ختم نبوت یوتھ فورس کنسری کی جانب سے صحافیوں کیلئے رمضان المبارک میں افطار پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر عالمی مجلس ختم نبوت کے مبلغ جناب مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ سندھ میں جو تخریب کاری ہو رہی ہے۔ اس میں قادیانی ملوث ہیں۔ جس کا ہمارے پاس تحریری ثبوت موجود ہے۔ جب تک قادیانیوں کی سرگرمیاں جاری رہیں گی۔ مملکت عزیز میں خصوصاً سندھ میں امن و امان بحال نہیں ہو سکتا۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے صدر جناب طٰہٰ صفدر نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ختم نبوت یوتھ فورس کنسری کے مطالبات فوری طور پر حل کئے جائیں۔ اگر مطالبات حل نہ کئے گئے تو تحریک چلائی جائے گی۔ فورس کے سرپرست اعلیٰ جناب عبدالستار سنجرانی صاحب نے قادیانیوں [illegible] پر صحیح طور پر عملدرآمد نہ ہونے پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔

انہوں نے مطالبہ کیا کہ نور فاطمہ کو فوری طور پر برطرف کیا جائے۔ نور فاطمہ قادیانی کنسری بیٹ، آفیسر ہے جو کہ قادیانیت کی آڑ میں قادیانیت کا پرچار کھلے عام کر رہی ہے۔

قادیانیوں سے لین دین کھانا پینا حرام ہے۔ حضرت پیر ابراہیم سرہندی۔

تھرپارکر کی مشہور روحانی شخصیت حضرت پیر ابراہیم جان سرہندی گذشتہ روز جامع مسجد کنسری تشریف لائے۔ کنسری کے تمام علماء کرام کے علاوہ پیر صاحب کے سینکڑوں مرید اور شہریوں کی بڑی تعداد اس موقع پر موجود تھی۔ پیر صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ قادیانی گستاخان رسول ہیں۔ اس لئے ان سے مکمل بائیکاٹ کرنا چاہئے۔ لوگوں نے پیر صاحب کے ساتھ حلفیہ وعدہ کیا کہ وہ آج کے بعد قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کریں گے۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ قادیانی نے اہل بیت کے بارے میں نہایت ہی غلیظ زبان استعمال کی ہے۔ اور ایسے گستاخان کا بائیکاٹ کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوانوں کی اس موقعہ پر بڑی تعداد موجود تھی۔ آخر میں حضرت ابراہیم جان سرہندی صاحب نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ قادیانیت کے خلاف کام کرنے کی ہمت اور توفیق دے۔

راناعباس چوک بھکر میں شیزان کا بائیکاٹ

بھکر (نامہ نگار) امسال ختم نبوت کے سلسلے میں بھکر میں ختم نبوت کی تحریک فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے۔ بھکر کے علماء دین سے لیکر بھکر کے عوام اور دودھ کا ٹھیکیدار، کالج کے طالب علم، انگلش تعلیم یافتہ، پڑھے لکھے اور اساتذہ صاحبان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کے شانہ بشانہ نظر آتے ہیں۔ ختم نبوت کے کارکنوں نے شیزان کے بائیکاٹ کی مہم چلائی۔ قادیانیوں نے یہاں بڑا عجیب چکر چلایا ہے۔ شیزان ڈپو ہولڈر ایک مسلمان ہے۔ جبکہ سیون اپ کی ایجنسی قادیانیوں کے پاس ہے۔ قادیانی جبکہ سیون اپ کی شارٹنگ کر دیتے ہیں اور شیزان کو آگے بڑھنے کا موقع دیتے ہیں کہ دکاندار یہاں

سپرد کرے۔ مگر تناہد سخت ہوتا جا رہا ہے۔ رانا عباس چوک پر کی غیرت مند دکانداروں اور ختم نبوت کے ورکروں اور دکانداروں کا مضبوط قلعہ ہے۔ یہاں سے رانا محمد اشرف کی قیادت میں دکانداروں نے متفقہ فیصلہ کر دیا ہے کہ آئندہ اسی چوک کی کسی بھی دوکان پر شیزان کی مصنوعات نہیں آئیں گی۔

مکتوب مغربی جرمنی

نمائندہ ختم نبوت

گزشتہ دنوں پاک محمدی فرنکفرٹ مسجد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں برطانیہ سے علامہ ابو المحمود نشتر اور علامہ منیر قاسم کے علاوہ پاک محمدی مسجد فرنکفرٹ کے خطیب مولانا مشتاق الرحمان نے اپنے خطبات میں فتنۂ قادیانیت سے آگاہ کیا۔ فرنکفرٹ کے علاوہ دوسرے شہروں سے بھی لوگوں نے شرکت کی۔ انتظامیہ نے باہر سے آنیوالوں کیلئے قیام و طعام کا بندوبست بھی کیا تھا۔ علامہ منیر قاسم نے قرآن و حدیث سے دلائل پیش فرما کر ختم نبوت کے مسئلے کو بیان فرماتے ہوئے کہا کہ آپ کی ختم نبوت کی گواہی ایک لاشعور حیوان گوہ نے بھی دی۔ مگر ذریت قادیانیت کی سمجھ میں مسئلہ نہ آیا۔ چونکہ مرزا غلام احمد کی روش اختیار کر رکھی ہے۔ بیان کے بعد سامعین کو باقاعدہ سوال و جواب کا موقعہ بھی دیا گیا تھا۔ اور مقررین حضرات نے خوب تسلی بخش جوابات دیتے ہوئے سامعین کو اطمینان بخشا۔ اختتامی تقریر علامہ منیر قاسم نے کی۔ اس کے بعد پاک محمدی مسجد کے خطیب مولانا مشتاق الرحمان نے اپنی مختصر تقریر بحوالہ فتنہ قادیانیت پر ختم کرتے ہوئے سامعین سے مندرجہ ذیل قرار منظور فرما کر دعا کے ساتھ سہ روزہ جلسہ کا اختتام کیا۔ اور مسجد کی انتظامیہ کو جلسے میں کامیابی پر مبارکباد دی۔ اور آئندہ بھی ایسے پروگرام مغربی جرمنی میں منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ الحمد للہ اس وقت جرمنی کے مسلمان اس مسئلہ کی اہمیت کو سمجھ چکے ہیں۔ اور اس ملک میں بھی انشاء اللہ قادیانی رسوا ہوں گے۔ سامعین نے ہاتھ اٹھا کر ہر قرار داد کی منظوری کا یقین دلایا۔

قرار دادیں:۔ (۱) حکومت پاکستان قادیانیوں پر اپنی نوازشات بند کر دے۔ (۲) ایک متعصب قادیانی کنور ادریس کو صوبہ سندھ کا چیف سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے اسے فی الفور عہدے سے برطرف کیا جائے۔ (۳) سابق سیکرٹری اطلاعات نسیم قادیانی کو حکومت پاکستان نے اقوام متحدہ میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا ہے۔ اس دشمن اسلام اور غدار پاکستان کو فی الفور اس اہم آسامی سے برطرف کیا جائے۔ (۴) کلیدی آسامیوں سے قادیانیوں کو علیحدہ کیا جائے۔ جب کہ قادیانی منکر جہاد ہیں۔ اس کے باوجود تینوں سروسز میں مرزائی فوج کے اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ (۵) حکومت پاکستان سے خصوصاً وزیر اعظم محترمہ بے نظیر صاحبہ سے مغربی جرمنی کے غیور مسلمان مطالبہ کرتے ہیں کہ صوبہ پنجاب کی طرح باقی تینوں صوبوں میں بھی قادیانیوں کے جلسہ و جلوس پر پابندی عائد کی جائے۔ جیسا کہ صد سالہ جشن قادیانیت کے موقعہ پر پابندی عائد کی۔ (۶) سلمان رشدی کی کتاب "رسوائے زمانہ" شیطانی آیات کی اشاعت پر جرمنی کے مسلمان شدید مذمت کرتے ہیں۔ اور حکومت مغربی جرمنی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اخبارات، ریڈیو، اور ٹی وی پر اس کتاب کی نشر و اشاعت بند کی جائے۔

قادیانیوں کو کھلی چھٹی کیوں دیدی گئی ہے؟ فخر الاسلام فیصل

اٹک (نامہ نگار) ختم نبوت یوتھ فورس پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل اور پنجاب کے جنرل سیکرٹری فخر الاسلام فیصل نے قادیانیوں کی شرانگیزیوں اور غنڈہ گردی کی سخت مذمت کرتے ہوئے موجودہ دور حکومت میں قادیانی طبقہ نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ بلکہ محسوس ہوتا ہے کہ خود حکومت قادیانیوں کی پشت پناہی کر رہی ہے۔ ایک بیان میں فخر الاسلام فیصل نے کہا کہ جڑانوالہ میں قرآن پاک کو نذر آتش کرنے کی مذموم کوشش کے بعد حال ہی میں مولانا اللہ وسایا کو اراب شاہ میں شہید کر دیا ______ ۔ اس تمام غنڈہ گردی کا مقصد یہ ہے کہ ختم نبوت کے ڈاکوؤں کو کھلی چھٹی دے دیا جائے۔ اور اس مقصد کے لئے ہر طرح کا تشدد، دنگی اور غنڈہ گردی کا طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ انہوں نے کہا مسلمانان پاکستان قادیانیوں کی شرانگیزیوں سے نبٹنے کی باتیں جواب دینے کی پوری اہلیت رکھتے ہیں۔ اور انشاء اللہ قادیانی فتنہ کو عنقریب جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے گا۔

قادیانیوں کی تخریب کاری اور مسلم دشمن سرگرمیاں۔ مولوی فقیر محمد کا احتجاج

فیصل آباد (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے چک نمبر ۹۸ شمالی سرگودھا میں قادیانی غیر مسلم الزمان نے انہدام مسجد نا رنگ کرکے تین مسلمانوں کو شدید زخمی کرنے کے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ دیہات میں قادیانیوں کی طرف سے غیر قانونی سرگرمیوں میں اضافہ کی روک تھام کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں۔ اور فیصل آباد شیخوپورہ، اور سرگودھا کے دیہات میں قادیانی عبادت گاہوں اور ان کے گھروں پر آیات قرآنی اور کلمہ طیبہ حذف کروانے کے لئے موثر کاروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی لگانے کے بعد قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اور اب قادیانیوں نے شہروں کی بجائے دیہات میں اشتعال انگیزی نیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کرکے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کرکے بدامنی پھیلانے کی سازش کی ہے۔ جس کے تحت چک نمبر ۵۲۲ جڑانوالہ میں قادیانیوں نے قرآن پاک کے سالم نسخوں کو آگ لگا کر فساد پیدا کرنے کی کوشش کی اور ننکانہ میں بھی مرزائیوں نے اسی طرح کی اشتعال انگیز کاروائیاں کیں جس میں ننکانہ کے ایس ایچ او نا اہل گستاخ قادیانی نواز اجمل گوندل نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کیا تھا۔ جس پر اجمل گوندل کو معطل کرکے لائن حاضر کیا جائے۔ مولوی فقیر محمد نے قادیانیوں کی حمایت کرنے پر ڈاکٹر مبشر، مہناز رفیع، ایلس فیض، اور عاصمہ جہانگیر کے ملک دشمن رویہ کی شدید مذمت کی ہے۔

جامعہ رشیدیہ کھل گیا

انتہائی مسرت کن خبر شائع کی جاتی ہے کہ مشہور مرکزی دینی ادارہ جامعہ رشیدیہ سیل بند رہنے کے بعد پانچ رکنی علماء کمیٹی کے حق میں ہائیکورٹ کے ذریعے کھل گیا۔ کمیٹی نے چارج سنبھال کر

کام شروع کردیا ہے۔ دونوں گروپوں نے کیٹی کر تعاون کا یقین دلایا ہے۔ جامعہ میں طلبہ کے لئے ہر شعبہ میں داخلہ شروع ہوگیا ہے۔ اور اساتذہ کی تقرری عمل میں آچکی ہے۔

سلانوالی میں احتجاج

مرزائیوں نے قرآن پاک جلا کر اسلام دشمنی کا اظہار کردیا اس واقعہ کے خلاف مجاہدانہ اقدام کرنے والے ضلع شیخوپورہ کے مجاہد باہمت با غیرت مندرجہ جوانوں کو پولیس نے گرفتار کرلیا۔ اس موقعہ پر مولانا سید فضل الرحمٰن احرار نے مدنی جامع مسجد سلانوالی میں ایک ولولہ انگیز تقریر کی۔ اور حکومت پنجاب سے پرزور مطالبہ کیا کہ مرزائی کافر مرتد ہیں ننکانہ اور شکانہ کے مرزائیوں کو جنہوں نے قرآن پاک جلا کر مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے۔ سرعام پھانسی دی جائے۔ حکومت نے جانبداری یا رواداری کا ثبوت دیا تو حالات اور بھی خراب ہوجائیں گے جس کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔ اس کے ساتھ ساتھ سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب احرار نے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اقوام متحدہ میں حکومت نے مرزائی کافر مرتد کو نمائندہ بنا کر بھیجا انتہائی شرمناک ہے۔ حکومت فوراً اپنا فیصلہ واپس لے اور کسی مسلمان کو اقوام متحدہ بھیجنے کا فیصلہ کرے۔

جامع مسجد ڈیرہ بکھا میں علماء کرام کا خطاب

بہاولپور (نامہ نگار) مولانا قاری عبدالحی عابد خطیب لاہور نے کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ حکومت اور اسلامیان پاکستان کا فرض ہے۔ مبارک باد کے مستحق ہیں وہ لوگ جو ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سلمان رشدی یہودی، کمیونسٹ، اور مرزائی لابی کا پروردہ ہے۔ جس نے شیطانی کتاب لکھ کر مسلمانان عالم کی دل آزاری کی ہے۔ وہ یہاں جامع مسجد عباس نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تحفظ ناموس رسالت کانفرنس سے خطاب کررہے تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تحفظ ناموس رسالت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے کہ تحفظ کے لئے مسلمانان عالم کی بیداری خوش آئند ہے انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکن برطانیہ میں سلمان رشدی کا پرزور تعاقب کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رشدی ملعون کو مرزائیوں کی اشیر باد حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عالم اسلام کے مطابقت کے سلسلے میں مرزائی جماعت سرد مہری کا شکار ہے۔ جامع مسجد ڈیرہ بکھا کے خطیب مولانا رفیق احمد نے سال رواں کو سال ختم نبوت کے طور پر منانے کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ پورے ملک کے عوام بالعموم مسلمانان بہاولپور بالخصوص اس فیصلے کو استحسان کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔ عباس نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پرجوش مولوی عبدالرحمٰن نے بھی تقریر کی۔

سیکرامنٹو میں شاتم رسول کے خلاف مسلمانوں کا پُر زور احتجاج

رپورٹ: محمد شریف نکودری

سیکرامنٹو (کیلی فورنیا) متحدہ امریکہ یہاں نماز جمعہ کے بعد دو سو سے زائد مسلمانوں نے صدر مقام کی عمارت اور پبلیشر کے پاس شاتم ورسز (ناول) اور اس کے مصنف کے خلاف زبردست پرجوش احتجاج کیا۔ اس دل آزار کتاب کے خلاف محب اسلام مسلمانوں کا مقامی طور پر یہ عظیم جلوس اور احتجاج تھا۔ مذکورہ کتاب، لغویات، بکواس، اور بیہودہ گوئی سے لبریز ہے۔ اور دریدہ دہن مصنف نے اپنے غلیظ دماغ سے گوہر فشانی کرکے عالم اسلام کے جذبات مجروح کئے ہیں۔ اس کتاب کے پس منظر میں ما فوق طاقتوں کی ناپاک سازش کارفرما ہے۔ یہ کتاب گذشتہ سال کے آخری دنوں میں اسلامی حلقوں کے تحریری احتجاج کے باوجود امریکہ میں شائع ہوئی ہے۔ دلیر اور بہادر مسلمانوں کے جلوس میں نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ جلوس میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ جلوس میں حصہ لینے والے نہ صرف سیکرامنٹو کے مسلمان تھے۔ بلکہ قریب و جوار کے علاقے کے مسلمانوں نے بھی شرکت کی۔ نماز عصر سے پہلے جلوس منتشر ہوگیا۔

حافظ نیاز احمد بنگلانی کا دورہ

ختم نبوت یوتھ فورس کے مرکزی ایڈیشنل سیکرٹری الگ کیا جاتے۔ اس کے بعد جمعیت طلباء اسلام بھی جنگ کے ناظم عمومی نے خطاب کرتے ہوئے امت مسلمہ کے نوجوانوں اور طلباء سے اپیل کی ہے کہ وہ گستاخان رسول کا مقابلہ کرنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر متحد ہو کر اسلام دشمن عناصر کا محاسبہ کریں۔

ملتانی والہ میں بائیکاٹ

از: عبدالرزاق جمیل

ہفت روزہ ختم نبوت کے قارئین کی خدمت میں سلام عقیدت۔

تسلیمات کے بعد عرض ہے کہ 1988ء کو ایک شب ایک عزیز کے واسطے سے ختم نبوت ہفت روزہ ملا۔ میں نے توجہ سے پڑھا۔ مطالعہ کے بعد میں نے عہد کرلیا کہ۔ آئندہ ان شاء اللہ العزیز قادیانیوں کی تمام مصنوعات (شیزان، جوس بوتل اچار وغیرہ کا مکمل بائیکاٹ کروں گا۔ الحمدللہ اس وجہ سے شب امروز تک شیزان کی بوتل استعمال نہیں کی۔ اور نہ ہی آئندہ استعمال کا ارادہ ہے۔ یاد رہے کہ جب میں از مرزائیوں کے عزائم معلوم کرچکا تو میں نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مبلغ و ناظم مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کو ملا۔ ان کو تمام حالات سے آگاہ کیا۔ اور شیزان کے خلاف لٹریچر بھی طلب کیا انہوں نے مجھے لٹریچر دے دیا۔ میں سیدھا اپنے گاؤں ملتانی والا پہنچا۔ وہاں کے دوکاندار حضرات سے ملاقات کا سلسلہ شروع ہوا۔ مرزائیوں کے مذموم عزائم سے انہیں آگاہ کیا۔ الحمدللہ انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ آئندہ ہم شیزان کو دوکان پر جگہ نہ دیں گے۔ مقامی علماء کرام کی توجہ بھی اس مسئلہ کی جانب مبذول کرائی۔ میں ان کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے شیزان کے بائیکاٹ کا اعلان کرکے عوام الناس کو صحیح حالات سے آگاہ کردیا۔ چند دن ہی گذرے تھے کہ بندہ اور حافظ محمد عبداللہ نے مشترکہ پروگرام بنایا کہ ختم نبوت کے موضوع پر جلسہ کرایا جائے۔ تاریخ معینہ پر جلسہ کرایا گیا۔ الحمدللہ توقع سے بڑھ کر کامیاب رہا۔ جلسے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالغفور حقانی شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے لیکر اب تک کئی دجالوں نے دعویٰ نبوت کیا۔ مسلمانوں سے ان دجالوں کو منہ کی کھانی پڑی۔ خطیب پنجاب حضرت مولانا عبدالغفور حقانی نے فرمایا کہ علماء دیوبند نے ہر دور میں باطل کے خلاف آواز اٹھائی۔ جب منکرین رسالت پر کوئی حرف آنے لگا تو علماء حقہ علماء دیوبند کا کردار بے مثل

ہوگا۔ جب صحابہ کرام پر آوازیں لگائی جائے گی۔ تو علماء دیوبند اس میں صف اول میں ہونگے۔ آخر میں دونوں مہمان مقررین نے عوام سے ہاتھ اٹھوا کر عہد لیا کہ آئندہ شیزان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں گے۔

بھکر میں قادیانی سربراہ کی بھرے بازار میں ایک مسلمان کے ہاتھوں پٹائی
تم تبلیغ سے باز نہ آئے تو تمہارا حشر اس سے بھی برا ہوگا۔ مسلمان کی جرأت مندانہ دھمکی

بھکر (نامہ نگار) بھکر میں مسلم بازار میں ایک قادیانی کی اس کی دوکان کے سامنے ایک مسلمان نے زوردار پٹائی کر دی۔ تفصیلات یوں ہیں کہ ختم نبوت کے شمارہ نمبر ۳۸ جلد نمبر ۷ میں اکرام اللہ خان نیازی کا خط شائع ہوا تو ریٹائرڈ ماسٹر صدیق کے چہرے کا نقاب اتر گیا۔ یہ شخص ۱۹۴۵ء سے پہلے قادیانی تھا۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک کے دوران اور بعد میں بھی باشعور ہو چکا تھا۔ جن کا کا بھی اجتماعات ہوا ماسٹر صدیق صاحب نے حضرت مولانا عبداللہ صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا مولانا نے دوبارہ نکاح پڑھایا علاقہ کچھ مطمئن ہو گیا۔ اکرام اللہ نیازی کے خط نے علاقہ میں ہلچل مچادی۔ ماسٹر موصوف کا صاحبزادہ ماسٹر حسین صدیق عالمی مجلس کے دفتر آیا۔ اور اکرام اللہ نیازی کے خط کی تصدیق چاہی۔ اسے بتایا گیا کہ خط کے مندرجات بالکل صحیح ہیں۔ اور ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ ماسٹر حسین صدیق نے کہا کہ میرا والد پہلے قادیانی تھا۔ اور اب مسلمان ہے۔ مگر اس خط نے ہمیں بہت دکھ پہنچایا ہے۔ اسے جواب دیا گیا کہ ہمیں آپ کے دکھ کا احساس ہے۔ اس طرح کرتے ہیں کہ اگر آپ کا والد صحیح مسلمان ہے تو جا کے ذمہ دار علماء دین حضرت مولانا محمد عبداللہ کے پاس چلے اپنی صفائی پیش کرے۔ ہم ثبوت مہیا کر دیتے ہیں۔ اگر مولانا صاحب آپ کے والد سے مطمئن ہو گئے تو ہم معافی بھی مانگیں گے۔ اور تردید بھی شائع کریں گے۔ مگر کافی دن گزر گئے ماسٹر صدیق تردید کیلئے تیار نہ ہوا۔ عشر و زکوٰۃ کمیٹیاں بننی شروع ہو گئیں۔ ماسٹر صدیق اپنے علاقہ کی عشر و زکوٰۃ کمیٹی کا چیئرمین منتخب ہو گیا۔ جس کی اطلاع عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دی۔ حلقہ کے ایک دیندار شخص شفیق صاحب نے چیئرمین عشر و زکوٰۃ کمیٹی کو درخواست دی کہ ماسٹر صدیق کو چیئرمینی سے ہٹایا جائے۔ جماعت ختم نبوت کے سرپرست مولانا عبداللہ صاحب کی بھی ضلعی چیئرمین سے ملاقات ہوئی۔ ضلعی چیئرمین عشر و زکوٰۃ سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بھی کہا کہ یہ شخص میرے نزدیک بھی مشکوک ہے۔ مگر میرے پاس ثبوت نہیں۔ ضلعی چیئرمین کو تمام تردیدی ثبوت مہیا کر دیا گیا۔ تو ضلعی چیئرمین نے دس رکنی کمیٹی کو توڑ کر نئے سرے سے کمیٹی تشکیل دی۔ اور اس حلقہ کا چیئرمین ایک مسلمان بنا دیا گیا۔ ماسٹر صدیق کی اولاد کو زیادہ دکھ پہنچا۔ انہوں نے تحقیق کی تو ان کی معلومات پر حیرت زدہ ہو گئے۔ آخر ایک ماہ کے بعد خود ہی حقیقت کا اعتراف کر لیا۔ اور خود کو ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے کے عزم کا اعلان کر دیا۔ لٹریچر طلب کیا تو مرکزی دفتر سے آیا ہوا لٹریچر حوالے کر دیا گیا۔ ماسٹر حسین صدیق نے پورے بازار میں بڑے والہانہ انداز میں لٹریچر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ جب لٹریچر تقسیم کرتا ہوا مسلم بازار میں عبداللطیف قادیانی کی دوکان کے سامنے پہنچا تو وہ دوکان کے سامنے کھڑا تھا۔ ماسٹر حسین اسے دیکھ کر جذبات پر قابو نہ رکھ سکا۔ فوراً اسے گریبان سے پکڑ کر عین بازار میں لے گیا اور بڑے زوردار انداز میں اسے تھپڑوں اور گھونسوں سے پیٹ لیا۔ اور کہتا جا رہا تھا کہ تم نے ہمارا گھر برباد کر دیا۔ میرے باپ کا پیچھا نہیں چھوڑا جا رہا ہے مگر لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ لوگوں نے بڑی مشکل سے اس کی جان چھڑائی۔ جب قادیانیوں کے سربراہ کی اس ذلت آمیز پٹائی پر نمائندہ ختم نبوت نے شہر کے بازاروں کا دورہ کیا۔ خاص کر مسلم بازار میں تو اس قادیانی کے قرب و جوار میں لوگ بہت خوش تھے۔ اور اس کارنامہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو مبارک باد دیتے تھے۔ کئی نوجوان اس کارنامہ پر رشک کرتے تھے کہ حسین صدیق کی جگہ مرزائی کو پیٹنے والا میں ہوتا۔

قادیانی ڈاکٹر کو ٹیلی ویژن پر دکھانے کی شدید مذمت

فیصل آباد (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے قادیانی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام غیر مسلم کو ۱۰ جنوری کی رات ٹیلی ویژن پر دکھانے کے اقدام کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ نااہل سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کو سرکاری اداروں میں داخل ہونے کی اجازت نہ دی جائے۔ اور اس قادیانی سائنس دان کو پاکستان میں سائنس کی ترقی کے نام پر کوئی ادارہ قائم نہ کرنے دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ حقیقی دنیا پاکستان میں ڈاکٹر عبدالسلام سرکاری ملازم رہا۔ سائنس کے میدان میں کوئی ترقی نہ کی۔ اور اپنی کوئی بھی معروف چیز وجود میں لانے میں ناکام رہا ہے۔ بعد ازاں ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر ملک سے بھاگ گیا تھا۔ اور اس کو جو نوبل پرائز دیا گیا تھا۔ وہ اسرائیل نے دیا تھا۔ اور اہلیت کی بجائے سیاسی مقاصد کے لئے تھا۔ جب کہ پاکستان کے ممتاز سائنس دان ڈاکٹر عبدالقدیر خان مسلمان نے وہ کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ کہ ساری دنیا حیران ہے۔ حتیٰ کہ بھارت، امریکہ اور روس پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی پیش رفت سے حیرت زدہ رہ گئے ہیں۔ انہوں نے اسلامی ممالک کو خبردار کیا ہے کہ وہ اسرائیل کے ایجنٹ قادیانی ڈاکٹر عبدالسلام کو اپنی ترقی کے لئے اپنے نزدیک پھٹکنے تک نہ دیا جائے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی مرزا طاہر احمد کو واپس لانے کیلئے راستہ ہموار کرنا چاہتا ہے۔

طلباء کی طرف سے عالمی مجلس کی حمایت کا اعلان

جمعیت طلباء اسلام بھکر کا اجلاس

ناظم اعلیٰ میر الدین چغتائی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ انہوں نے طلباء کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ جمعیت طلباء اسلام مجلس کے ساتھ ہے۔ انہوں نے موجودہ سال ۸۹ء کو ختم نبوت کے طور پر منانے کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر کی مختلف مکاتب فکر کی طلباء تنظیموں کو عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں متحد ہو کر کام کرنا چاہیئے۔ انہوں نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا کہ تمام قادیانی افسروں کو ان کے عہدوں سے ہٹایا جائے۔ اور ملک میں فی الفور اسلام نافذ کیا جائے۔ انہوں نے وزیر برائے اسٹیبلشمنٹ راؤ رشید کے اس بیان کی پر زور مذمت کی ہے۔ جس میں انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کو سرکاری ملازمت سے نکالنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی اقلیت ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ملک کی تمام کلیدی آسامیوں اور حساس محکموں کو قادیانیوں کے حوالے کر دیا جائے۔ انہوں نے وزیر اعظم سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کو فوری طور پر کلیدی آسامیوں سے ... جنرل اور سندھ کے سابق سیکرٹری جنرل حافظ نذیر احمد جنگلانی نے لاڑکانہ ڈویژن لاڑکانہ، قمبر، شکارپور، خانپور، ... (گروہی خیرو)

باقی صفحہ ۲۰ پر

ہر محفل کا میزبانِ خصوصی

رُوح افزا

تقریب کی نوعیت پر منحصر نہیں۔ کوئی موقع ہو، کیسی ہی محفل ہو،
ضیافت اور مہمان نوازی کے لیے رُوح افزا پیش پیش۔
فرحت، تازگی اور توانائی کے لیے بے مثال
رنگ، خوشبو، ذائقے، تاثیر اور معیار میں لازوال۔

ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

رُوح پاکستان ۔ رُوح افزا
راحت جان ۔ رُوح افزا

اسوۂ اخلاق
خدمتِ خلق رُوحِ اخلاق ہے

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے ارشادات عالیہ

اس دن پر رو جو تیری عمر کا گزر گیا اور اس میں تونے کوئی نیکی نہیں کی۔ جو امر پیش آتا ہے وہ نزدیک ہے لیکن موت اس سے بھی نزدیک تر ہے۔ ہرگز کوئی شخص موت کی تمنا نہیں کرے گا۔ سوائے اس کے جس کو اپنے عمل پر وثوق ہوگا۔ جو شخص اپنا راز پوشیدہ رکھتا ہے۔ وہ گویا اپنی سلامتی کو اپنے قبضہ میں رکھتا ہے۔ تین چیزیں محبت بڑھانے کا ذریعہ ہیں۔ سلام کرنا دوسروں کے لئے مسجد میں جگہ خالی کرنا، مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا، طالب دنیا کو علم پڑھانا راہزن کے ہاتھ میں تلوار فروخت کرنا ہے۔ عزت دنیا مال سے ہے اور عزت آخرت اعمال سے ہے۔ بدبخت ہے وہ شخص جو خود تو مر جائے اور اس کا گناہ نہ مرے۔ یعنی کوئی بُری بات جاری کر جائے۔ مثلاً کھوٹا سکہ بنانا، برا کھیل جاری کرنا، بری کتاب کی اشاعت کرنا وغیرہ۔

(محمد اسلم عظیم منصوری، چونیاں)

بقیہ:- اخبار

کنڈھ کوٹ، کشمور اور باہو کوسرکا تفصیلی دورہ کیا۔ دورہ کے دوران مقامی علماء کرام سے ملاقات کی۔ اور تنظیم کو مضبوط بنانے کے لئے مشورہ کیا گیا۔ اور معاونت سازی کی مہم کو تیز کرنے کیلئے تجویزیں دیں۔

بقیہ:- مسلمان سپاہی

کے کردار پر غور و فکر کرنا چاہیے اور ہمیں اپنی زندگیوں میں اسلامی انقلاب لے آنا چاہیے تاریخ گواہ ہے کہ مٹھی بھر مسلمانوں نے قوت ایمانی کے بل بوتے پر اس زمانے کی امریکہ اور روس جیسی سلطنتوں قیصر و کسریٰ کو اپنے آگے سرنگوں کر دیا تھا۔

آج ہمیں بھی اُن طاغوتی طاقتوں کو جلد سرنگوں کرنا ہے کاش اے کاش وہ اسلامی انقلاب آجائے۔

بقیہ:- بزم

فیصلہ کر لیا، اب سوچا کہ کراچی سے منگواؤں، لیکن ایک ساتھی نے کہا کہ شہر کوٹ ادو میں رسالہ مل جاتا ہے۔ مارکیٹ میں جا کر خریدا، اب میں اس رسالہ کا مستقل خریدار بن گیا ہوں۔

میرے ساتھ ایک دو مرزائی طالب علم پڑھا کرتے تھے میں ان سے ان کے مذہب کے متعلق بات چیت کرتا تھا۔ اور انہیں بہت کچھ سنایا اور انہیں جھوٹا ثابت کیا۔ حتیٰ کہ وہ پڑھنا چھوڑ گئے وہ میرے گاؤں کے نزدیک رہتے ہیں۔ اس طرح ایک مرزائی ایک دو سال پہلے مرا تھا۔ وہ بہت امیر آدمی تھا اسے مسجد میں دفن کر دیا تو ہمارے علماء غیرتمند نوجوان اور ہم طلبہ نے ایک تحریک چلائی تھی کہ اسے مسجد سے نکالا جائے، حتیٰ کہ اس معاملے میں ہمارے قائد

ناک میں دم کر دیا

زاہد حسین آزاد کشمیر

میں کافی عرصہ سے ختم نبوت کا قاری ہوں۔ یہ رسالہ اپنی مثال آپ ہے۔ اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔ اب مرزائیت کا دم ناک میں ہے۔ انشاء اللہ ناک سے بھی دم نکل جائے گا۔ میں اور میرے اہل محلہ مرزائیت کے خلاف ہر جانی و مالی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔

مولانا عبدالستار تونسوی نے بھی لاٹھیاں کھائیں۔ میں خود جیل میں گیا تھا۔ مجھے رشتہ دار کہتے تھے کہ آپ اس میں حصہ نہ لیں۔ شاید مر جائیں۔ میں نے انہیں کہا کہ اگر میں مر جاؤں گا، تو اس سے بہتر موت اور کیا ہو سکتی ہے؟ یہ موت شہادت ہوگی۔ اس طرح وقتاً فوقتاً میں ان غیر مسلموں کے پیچھے پڑا رہتا ہوں، لیکن اس رسالے نے میری بہت مدد کی۔

ہم نے رسالہ سے بہت کچھ سیکھا

بن بخش بھٹی چک ۴، فیروزہ

رسالہ ختم نبوت ایک ایٹم بم ہے۔ قادیانی جہاں کہیں بھی اسے دیکھتے ہیں سر چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو قادیانیت مٹ کر رہے گی۔ اس رسالہ ختم نبوت کو دیکھ کر یقیناً دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ اور ہمیں باقاعدگی سے مل رہا ہے۔ اس رسالہ میں ایسی باتیں ہوتی ہیں جن کا ہمیں علم تک نہ تھا۔ اس رسالے سے ہم نے کافی کچھ سیکھا ہے۔

شادی بیاہ کے موقع پر زیورات خریدنے کیلئے
زیبی جیولرز
زیب النساء اسٹریٹ کراچی تشریف لائیں۔
فون نمبر: 515455

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

خدائی فیصلہ

مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔

ناظرین کرام مباہلہ اس کا نام ہے کہ دو فریق ایک میدان میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کریں اور اس سے استدعا کریں کہ وہ ان دونوں فریقوں کے درمیان فیصلہ کر دے کہ ان میں سے کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے۔

چنانچہ

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی نے عیدگاہ امرتسر کے میدان میں ۱۰ ذیقعدہ ۱۳۱۰ھ کو مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم و مغفور سے روبرو مباہلہ کیا

مجموعہ اشتہارات مرزا قادیانی جلد اول صر ۴۲۷

(۲) مولانا عبدالحق غزنوی کا مباہلہ اس پر تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے سب کافر، ملحد، دجال، کذاب اور بے ایمان ہیں

مجموعہ اشتہارات مرزا غلام احمد قادیانی جلد اول صر ۴۲۵

(۳) مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی وفات سے سات مہینے چوبیس دن پہلے (۲ اکتوبر ۱۹۰۷) کو کہا تھا کہ
"مباہلہ کرنیوالوں میں جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے" ——— ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی جلد ۹ صر ۴۴۰

(۴) مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ کو مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم کی زندگی میں مر گیا اور مولانا مرحوم کا انتقال ۹ سال بعد ۱۶ مئی ۱۹۱۷ء کو ہوا

رئیس قادیان جلد دوم صر ۱۹۲

ناظرین کرام مباہلہ کے نتیجے میں مرزا قادیانی کا مولانا مرحوم کی زندگی میں ہلاک ہو جانا خدائی عدالت کا بے لاگ فیصلہ ہے جس سے "دو اور دو چار" کی طرح واضح ہو گیا کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا اور اس کے ماننے والے واقعی دجال و کذاب اور کافر و ملحد ہیں اگر مرزا طاہر اور قادیانی جماعت اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر ایمان رکھتی ہے تو ان کا فرض ہے کہ وہ اس خدائی فیصلہ کو تسلیم کرتے ہوئے اعلان کر دیں کہ مرزا جھوٹا تھا اور مرزائیت سے تائب ہو جائیں ورنہ دنیا یہ سمجھنے پر مجبور ہو گی کہ مرزا طاہر اور تمام قادیانی دہریے ہیں اور ان کا اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں

جھوٹے نبی کو ماننا دوزخ کا کندہ بننا ہے، مسلمان بھائیوں کو چاہیئے کہ ہر قادیانی کو دوزخ کی آگ سے بچانے کی کوشش کریں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان، فون: ۴۰۹۷۸
کراچی دفتر: پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۷۱۱۶۷۱
اسلام آباد دفتر: ۳-۱/۱۱۵۶، اسلام آباد، فون ۸۲۹/۸۶
لاہور دفتر: بیرون دہلی دروازہ لاہور، فون: ۵۳۴۳۳
کوئٹہ دفتر: آرٹ اسکول روڈ کوئٹہ
لندن دفتر: ۳۵، اسٹاک ویل گرین لندن (SW9-9HZ) یو کے، فون ۸۱۹۹-۷۳۷-۰۱

خطاطی: خوشی محمد؛ فون: ۷۱۱۶۷۱ کراچی پاکستان